بارہواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز منگل 24 فروری 2015ء

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ

بروز جمعرات 22 مئی 2014 اور بروز منگل 23 دسمبر 2014ء کے ایجنڈا سے زیرالتواء سوال

لاہور: بنائے گئے انڈر پاسز اور اوور ہیڈ برجز کی تفصیلات

***497: ڈاکٹر مراد راس:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں 2008 سے 2012 کے دوران کتنے انڈر پاس اور اوور ہیڈ برج بنائے گئے اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے، علیحدہ علیحدہ سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) حکومت نے ان انڈر پاسز اور اوور ہیڈ برجز کیلئے کتنی گرانٹ مختص کی اور یہ کتنی لاگت سے پایۂ تکمیل کو پہنچے؟

(ج) مذکورہ منصوبہ جات کن کن افسران کی زیر نگرانی مکمل کئے گئے، ان کے عہدہ و گریڈ سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 17 جون 2013 تاریخ ترسیل 18 جولائی 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) لاہور شہر میں 2008 تا 2012 کے دوران ٹیپا، ایل ڈی اے کی زیر نگرانی ایک عدد انٹر چینج، ایک انڈر پاس اور دو اوور ہیڈ برج بنائے گئے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

1۔ شالامار انٹرچینج مغل پورہ، لاہور (انڈر پاس اور اوور ہیڈ برج)	2۔ انڈر پاس (ماڈل ٹاؤن موڑ)	3۔ اوور ہیڈ برج، متصل لاہور برج (کوٹ لکھپت فلائی اوور)
مدت تکمیل: 2008 تا 2009	مدت تکمیل: 2012 تا 2013	مدت تکمیل: 2012 تا 2013
کل اخراجات: 3079.000 ملین	کل اخراجات: 624.000 ملین	کل اخراجات: 845.000 ملین

(ب) ان انڈر پاسز اور اوور ہیڈ برجز کے لئے حکومت کی طرف سے مختص کی گئی گرانٹ اور تکمیلی لاگت درج ذیل ہے:-

نام منصوبہ	مختص گرانٹ	تکمیلی لاگت
1۔ شالامار انٹرچینج مغل پورہ، لاہور (انڈر پاس اور اوور ہیڈ برج)	3340.00 ملین	3079.00 ملین
2۔ انڈر پاس (ماڈل ٹاؤن موڑ)	544.157 ملین	624.000 ملین
3۔ متصل لاہور برج (کوٹ لکھپت فلائی اوور)	849.691 ملین	845.000 ملین

(ج) مذکورہ منصوبہ جات مندرجہ ذیل افسران کی زیر نگرانی پایۂ تکمیل کو پہنچے۔

عہدہ	گریڈ
ڈائریکٹر جنرل ایل ڈی اے	20
چیف انجینئر، ٹیپا، ایل ڈی اے	19

پراجیکٹ ڈائریکٹر ٹیپا،ایل ڈی اے 18

(تاریخ وصولی جواب 29 اکتوبر 2013)

بروز جمعرات 22 مئی 2014 اور بروز منگل 23 دسمبر 2014ء کے ایجنڈا سے زیرالتواء سوال

لاہور: پی ایچ اے کی جانب سے شروع کئے گئے ترقیاتی منصوبہ جات و دیگر تفصیلات

*498: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی ایچ اے لاہور نے سال 12-2011ء اور 13-2012ء میں شہر میں کون کون سے ترقیاتی منصوبے مکمل کئے؟

(ب) پی ایچ اے کے قیام کے مقاصد کیا ہیں؟

(ج) پی ایچ اے نے مذکورہ عرصہ میں لاہور شہر کی خوبصورتی کیلئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(د) پی ایچ اے کے ذرائع آمدن کیا کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 17 جون 2013 تاریخ ترسیل 18 جولائی 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) پی ایچ اے، لاہور نے سال 12-2011 میں مندرجہ ذیل منصوبے مکمل کئے:۔

1۔ روشنائی گیٹ پارک
2۔ ٹیکسالی گیٹ پارک
3۔ رنگ روڈ پیکج نمبر۔11
4۔ رنگ روڈ پیکج نمبر 31
5۔ لیڈیز پارک مغلپورہ
6۔ آشیانہ ہاؤسنگ سکیم
7۔ عوامی کالونی پارک
8۔ فاروق کالونی پارک
9۔ کماہاں پارک
10۔ گرین بیلٹ راوی ٹول پلازہ تا شاہدرہ موڑ
11۔ نواز شریف کرکٹ گراؤنڈ
12۔ جی بلاک کرکٹ گراؤنڈ
13۔ کرکٹ گراؤنڈ ڈی بلاک
14۔TEVTA گراؤنڈ
15۔ سپورٹس کمپلیکس راوی روڈ
16۔ گرین بیلٹ ملتان روڈ

پی ایچ اے، لاہور نے سال 13-2012 میں مندرجہ ذیل منصوبے مکمل کئے:۔

1۔ دائی انگہ پراجیکٹ جی ٹی روڈ
2۔ شہباز شریف لیڈیز پارک گجرپورہ سکیم
3۔ نواز شریف پارک سپورٹس کمپلیکس گجرپورہ سکیم
4۔ کشمیری گیٹ پارک
5۔ مستی گیٹ پارک
6۔ ڈوم گراؤنڈ
7۔ رنگ روڈ پیکج نمبر 14
8۔ پیکج نمبر 15

9۔لیڈیز پارک الرحیم تاجپورہ

10 نشاط کالونی پارک

11۔ فیروزپور روڈ

12۔ جم خانہ گراؤنڈ

13۔ گرین بیلٹ انڈر پاس برج MBS

14۔ گرین بیلٹ برکت ٹاؤن

15۔ لیڈیز پارک ،ایف بلاک سبزہ زار

16۔ گرین بیلٹ فرخ آباد

17۔ گرین بیلٹ امامیہ کالونی

18۔ کرکٹ سٹیڈیم جی بلاک سبزہ زار

19۔ گرین بیلٹ ڈبن پورہ

(ب)پی ایچ اے کے قیام کا مقصد پبلک پارکس گرین ایریا، گرین بیلٹس کو ریگولیٹ کرنا ان کو ڈویلپ کرنا اوران کی حفاظت کرنا ہے اس کے علاوہ بل بورڈز، سکائی سائز اس کو ریگولیٹ کرنا اور پرموٹ کرنا ہے۔

(ج)پی ایچ اے نے اس عرصے میں شہر کی خوبصورتی کے لئے سڑکوں کی گرین بیلٹس، پارکوں کو موسمی اور پھلدار پودوں سے سجایا، درختوں کی نئی پلانٹیشن کی،اس کے علاوہ عوام کی تفریح کے لئے بہار کے موسم میں رنگ لاہور کے نام سے تقریبات منعقد کیں جن میں فوڈ اینڈ کرافٹس فیسٹیول جیلانی پارک، پھولوں کی نمائش، بچوں کے تصویری اور تقریری مقابلے، کینال میلا اور 23مارچ کو چلڈرن پریڈ قابل ذکر ہیں جنہیں عوام کی ایک کثیر تعداد نے دیکھا اور سراہا۔

(د)سال 12۔2011 میں 230.878 ملین اور 13۔2012 میں 257.195 ملین اخراجات ہوئے۔

2011۔12	2012۔13
Out door Advertisement ۔1	Outdoor Advertisement۔1
2۔ پارکس	2۔ پارکس
3۔ کنٹریکٹر انسٹالمنٹ، تجدید فیس اور ٹینڈر فارم کی فروخت	3۔ کنٹریکٹر انسٹالمنٹ، تجدید فیس اور ٹینڈر فارم کی فروخت
4۔ شاپس کرایہ	4۔ شاپس کرایہ
5۔ فروٹ / درخت فروخت	5۔ فروٹ / درخت فروخت
Sports Complex & Gyms۔6	Sports Complex & Gyms۔6
7۔ عدالتی جرمانہ	7۔ عدالتی جرمانہ
8۔ دیگر	8۔ دیگر

(تاریخ وصولی جواب 19 مئی 2014)

بروز جمعرات 22 مئی 2014 اور بروز منگل 23 دسمبر 2014ء کے ایجنڈا سے زیرالتواء سوال

جہلم شہر میں نصب کئے گئے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تفصیلات

878*: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جہلم شہر کی کس کس یو۔سی و مقام پر واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں؟

(ب) یہ پلانٹ کب نصب کئے گئے تھے، ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی تھی؟

(ج) کس کس یو سی میں ابھی تک واٹر فلٹریشن پلانٹ نہیں لگائے گئے ہیں؟

(د) مالی سال 14-2013ء میں کس کس جگہ واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جارہے ہیں، ان کا تخمینہ لاگت بتائیں؟

(تاریخ وصولی یکم جولائی 2013 تاریخ ترسیل 22 اگست 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ہمارے محکمہ نے کوئی فلٹریشن پلانٹ نہ لگایا ہے۔

(ب) کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی۔

(ج) کسی بھی یونین کونسل میں فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا گیا۔

(د) 14-2013 میں جہلم شہر میں کوئی فلٹریشن پلانٹ کا منصوبہ منظور نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 مئی 2014)

بروز جمعرات 22 مئی 2014 اور بروز منگل 23 دسمبر 2014ء کے ایجنڈا سے زیرالتواء سوال

جہلم شہر میں سیوریج ڈالنے کی تفصیلات

*879: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جہلم شہر میں کل کتنے ایسے علاقے ہیں، جن میں 12-2011 اور 13-2012 میں نیا سیوریج ڈالا گیا ہے (اور کتنے ایسے ہیں جن میں پرانا سیوریج سسٹم ہے؟)

(ب) حکومت کب تک تمام جہلم شہر میں سیوریج ڈالنے کا کام مکمل کرلے گی؟

(تاریخ وصولی یکم جولائی 2013 تاریخ ترسیل 22 اگست 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) جہلم شہر کے درج ذیل علاقوں میں سال 12-2011 اور 13-2012 میں نیا سیوریج ڈالا گیا۔

1۔ کالا گجراں	2۔ کریم پورہ روڈ	3۔ گلشن ٹاؤن	4۔ گلشن فیروز
5۔ پروفیسر کالونی	6۔ محلہ اسلام پورہ	7۔ مشین محلہ نمبر (2،3)	8۔ سول لائنز
9۔ مجاہد آباد	10۔ عباس پورہ	11۔ کریم پورہ	12۔ کمیلا روڈ
13۔ جامعہ اثریہ روڈ	14۔ گل افشاں کالونی	15۔ اولڈ جی ٹی روڈ۔	

جہلم شہر کے علاقے جن میں 1۔ مشین محلہ (1) 2۔ٹوپہ محلہ 3۔ شاندار چوک 4۔ تحصیل روڈ 5۔ سلیمان پارس 6۔نیا بازار 7۔ سول لائینز 8۔بلال ٹاؤن 9۔ڈھوک باوا اعظم 10۔ شاداب روڈ 11۔ محلہ پیراں غائب شامل ہیں۔ ان میں پرانا سیور چالو حالت میں کام کر رہا ہے۔

(ب)اگر فنڈز جاری کئے گئے تو سال 2015 تک مکمل کر لی جائے گی

(تاریخ وصولی جواب 19 مئی 2014)

بروز جمعرات 22 مئی 2014 اور بروز منگل 23 دسمبر 2014ء کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

لاہور: شاہدرہ ٹیوب ویلز کی بندش و دیگر تفصیلات

***1350: شیخ علاؤالدین:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شاہدرہ لاہور کے اکثر ٹیوب ویلز خراب پڑے ہیں جس کی وجہ سے شہری پانی کو ترس گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر ٹیوب ویلز جنریٹر کی خرابی کے باعث بند پڑے ہیں؟

(ج) کیا حکومت بند ٹیوب ویلز اور خراب جنریٹرز کو ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 17 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ

(الف) یہ درست نہ ہے کہ شاہدہ لاہور کے اکثر ٹیوب ویلز خراب پڑے ہیں جس کی وجہ سے شہری پانی کو ترس گئے ہیں۔ شاہدرہ لاہور کے علاقے میں نصب تمام ٹیوب ویل ٹھیک اور چالو حالت میں ہیں۔ شاہدرہ کے رہائشی پینے کے پانی سے مستفید ہو رہے ہیں اور پانی کی کمی کا مسئلہ درپیش نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ اکثر ٹیوب ویلز جنریٹر کی خرابی کے باعث بند پڑے ہیں۔ شاہدرہ کے علاقہ میں ٹیوب ویلوں پر نصب کیے جانے والے جنریٹرز ٹھیک ہیں اور ٹیوب ویلوں کو ضرورت کے مطابق جنریٹرز کے ذریعے بھی چلایا جا رہا ہے۔ تاہم اگر کوئی جنریٹر خراب ہو جائے تو اسے جلد از جلد ٹھیک کروا کر قابل استعمال بنایا جاتا ہے۔

(ج) اس وقت شاہدرہ میں تمام ٹیوب ویل اور جنریٹر درست حالت میں کام کر رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 4 نومبر 2013)

بروز جمعرات 22 مئی 2014 اور بروز منگل 23 دسمبر 2014ء کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

گوجرانوالہ: سیوریج سسٹم کو ٹھیک کروانے کا معاملہ

***1757: شیخ علاؤالدین:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیو حمزہ ٹاؤن رتہ باجوہ گوجرانوالہ کے علاقہ کا سیوریج سسٹم انتہائی ناقص ہو چکا ہے جس کی وجہ سے سیوریج کا گندہ پانی ہر وقت گلیوں اور سڑکوں پر کھڑا رہتا ہے؟
(ب) کیا حکومت مذکورہ بالا مسئلہ کے حل کے لئے کوئی مثبت اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 6 اگست 2013 تاریخ ترسیل 2 اکتوبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) نیو حمزہ ٹاؤن دو گلیوں پر مشتمل آبادی ہے جس کا سیوریج سسٹم درست کام کر رہا ہے۔ موقع کا معائنہ کیا گیا کسی گلی یا مین سڑک پر کسی قسم کا گندہ پانی نظر نہ آیا ہے۔
حمزہ ٹاؤن میں سیوریج کی خرابی کے بارے میں کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی تاہم ڈائریکٹر انجینئرنگ واسا نے ہمراہ اپنی ٹیم موقعہ ملاحظہ کیا ہے جس کے مطابق کوئی خرابی نہیں پائی گئی ہے۔ موقع کی تصاویر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
(ب) موقع پر سیوریج کے متعلقہ کوئی مسئلہ نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 دسمبر 2014)

بروز جمعرات 22 مئی 2014 اور بروز منگل 23 دسمبر 2014ء کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ضلع میانوالی: ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1780: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ کے کتنے ملازمین ڈیلی ویجز / کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟
(ب) اگر حکومت ان ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 6 اگست 2013 تاریخ ترسیل 4 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) i۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن میانوالی میں ڈیلی ویجز پر کوئی ملازم نہ ہے جبکہ کنٹریکٹ پر ملازمین کی تعداد 39 ہے تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
ii۔ پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ کا ضلع میانوالی میں 3 مرلہ ہاؤسنگ سکیم میں صرف ایک ورک چارج ملازم بطور چوکیدار کام کر رہا ہے۔

(ب)اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ڈویژن میانوالی میں 39 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں سیکرٹری HUD & PHED کے مراسلہ نمبری SO(E-II)10-2/2012 مورخہ 09-01-2014 (مراسلہ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کے مطابق ان کنٹریکٹ ملازمین کو گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق اشتہار دے کر بھرتی کیا جائے گا اور جو ملازمین معیار پر پورا اتریں گے انہیں ریگولر کر دیا جائے گا تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 مئی 2014)

بروز جمعرات 22 مئی 2014 اور بروز منگل 23 دسمبر 2014ء کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ضلع ساہیوال: سیوریج سسٹم کی تکمیل کے بعد توڑی گئی سڑکوں کی مرمت کی تفصیلات

***1819: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال کو ڈویژن کا درجہ دینے کے بعد ساہیوال شہر کو میگا ڈویلپمنٹ پروگرام دیا گیا جس میں اس کو ملین روپے ترقیاتی گرانٹ دی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس گرانٹ کے تحت فرید ٹاؤن کے سیوریج سسٹم کو شہر سے باہر R-6/89 تک منتقل کیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سسٹم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مین محمد پور روڈ کو جگہ جگہ سے توڑ کر سیوریج لائنز بچھائی جا رہی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان لائنوں کے بچھانے کے بعد سڑک کی مرمت نہ کی جا رہی ہے جس سے اہل علاقہ کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ سیوریج سسٹم کی تکمیل کے بعد محمد پور روڈ کی مرمت کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک، ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 15 اگست 2013 تاریخ ترسیل 4 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ

(الف) ضلع ساہیوال کو ڈویژن کا درجہ ملنے کے بعد حکومت پنجاب نے اکتوبر 2012 میں میگا پروجیکٹ کے تحت ساہیوال شہر کے لئے سیوریج کا منصوبہ دیا، جس کی لاگت 193.181 ملین روپے ہے جس پر اب تک 70% کام مکمل ہو چکا ہے۔ مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)ہاں یہ درست ہے کہ اس منصوبے کے تحت فرید ٹاؤن کے صرف شمالی علاقے کے سیوریج سسٹم جو کہ کافی پرانا اور اپنی مدت زندگی مکمل کر چکا ہے کو شہر سے باہر R-6/89 ڈسپوزل ورکس کے ساتھ منسلک کیا جا رہا ہے -

(ج)درست نہ ہے محمد پور روڈ کو صرف تین جگہوں سے کٹ کیا گیا ہے

(د)لائنوں کو بچھانے کے بعد جن تین جگہوں سے سڑک کو کٹ کیا گیا تھا ان پر پتھر اور لک ڈال کر ٹھیک کر دیا گیا ہے اور ٹریفک بحال کر دی گئی ہے۔ اسطرح اب اہل علاقہ کو کوئی مشکل پیش نہ آ رہی ہے۔

(ہ)ہاں محکمہ نے محمد پور روڈ کی مرمت کا کام بجری اور لک ڈال کر اپریل 2014 کے آخری ہفتے میں مکمل کر دیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 مئی 2014)

بروز منگل 23 دسمبر 2014ء کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ملتان: پی پی 194 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبوں کی منظوری کی تفصیلات

***677: جناب ظہیر الدین خان علیزئی:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی 194 ملتان میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے کون کون سے کتنے منصوبہ جات کی منظوری دی؟

(ب)ان میں کتنے ایسے منصوبے ہیں جو افسران کی غفلت کی وجہ سے بروقت مکمل نہ ہو سکے، یہ منصوبے کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی، آگاہ کریں؟

(ج)ان منصوبہ جات کو بروقت مکمل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی، اگر ہاں تو ان افسران کے نام، عہدہ، گریڈ و موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں، اگر انکوائری نہیں کی گئی تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 25 جون 2013 تاریخ ترسیل 19 اگست 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی میں پچھلے 5 سالوں کے دوران ملتان شہر میں واٹر سپلائی کے دو منصوبہ جات کی منظوری دی جو کہ واٹر سپلائی سکیم فیز-VI (سالانہ ترقیاتی پروگرام پنجاب) اور بحالی برائے پرانے ٹیوب ویل (وزیراعظم ترقیاتی پروگرام) تھیں۔ اور ان کی لاگت بالترتیب 3.75 ملین اور 92.216 ملین تھی ان منصوبہ جات میں پی پی 194 میں جو ٹیوب ویل اور پلانٹ لگے انکی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ منصوبے 09-2008 میں شروع ہوئے اور جون 2013 میں بروقت مکمل ہوئے۔

(ج)دونوں منصوبہ جات بروقت مکمل ہوئے اور چالو حالت میں ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 19 دسمبر 2014)

بروز منگل 23 دسمبر 2014ء کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

راولپنڈی: پی پی 8 میں واٹر سپلائی و سیوریج کے منصوبوں کی منظوری ودیگر تفصیلات

*727: **ملک تیمور مسعود**: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی 8 راولپنڈی واٹر سپلائی اور سیوریج کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی، علیحدہ علیحدہ سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں سے کتنے منصوبہ جات ہیں جو افسران کی لاپرواہی کی وجہ سے بروقت مکمل نہ ہو سکے، یہ منصوبہ جات کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان منصوبوں کو وقت پر مکمل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی، اگر ہاں تو ان افسران کے نام، عہدہ، گریڈ و موجود تعیناتی سے آگاہ کریں اور اگر کارروائی نہیں کی گئی تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 26 جون 2013 تاریخ ترسیل 19 اگست 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی 8 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن راولپنڈی میں مندرجہ ذیل منصوبوں کی منظوری دی گئی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	تفصیل منصوبہ	منظوری کا سال	تکمیل کا سال
1	بحالی واٹر سپلائی سکیم بدھو	2008-09	2010
2	واٹر سپلائی سکیم منیر آباد آصف آباد	2008-09	2010
3	واٹر سپلائی سکیم مزار کالونی	2008-09	2010
4	بحالی واٹر سپلائی سکیم لب ٹھٹھو	2009-10	2011
5	واٹر سپلائی سکیم واہ گارڈن	2009-10	2012
6	بحالی واٹر سپلائی سکیم گوہد وسموں	2009-10	2010
7	بحالی واٹر سپلائی سکیم سالار گاہ	2009-10	2010
8	بحالی واٹر سپلائی سکیم گڑھی سکندر	2009-10	2012
9	بحالی واٹر سپلائی سکیم بھلر ٹوپ	2010-11	2011
10	اربن واٹر سپلائی سکیم ٹیکسلا	2010-11	کام جاری ہے

11	تعمیر سیوریج لائن نیو کشمیر کالونی	2010-11	2011
12	واٹر سپلائی لالہ زار کالونی واہ کینٹ	2011-12	2011

(ب) تمام مندرجہ بالا منصوبہ جات مکمل ہو چکے ہیں ماسوائے اربن واٹر سپلائی سکیم ٹیکسلا کے جس کا تکمیلی سال جون 2015 ہے (تاہم اس کا ایک حصہ مکمل ہو چکا ہے اور لوگ پانی سے مستفید ہو رہے ہیں باقی حصہ بھی بجلی کی تنصیب ہونے پر چلا دیا جائے گا۔

(ج) تمام منصوبہ جات بروقت مکمل ہو گئے ہیں اس لئے کسی قسم کی کارروائی کی ضرورت نہ پڑی۔

(تاریخ وصولی جواب 2 جون 2014)

بروز منگل 23 دسمبر 2014ء کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

فیصل آباد: چک نمبر 388 گ ب کے رہائشیوں کو صاف و میٹھا پانی فراہم کرنے کی تفصیلات

*1015: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک 388 گ ب سمندری فیصل آباد کا زیر زمین پانی انتہائی کڑوا/زہریلا ہے؟

(ب) کیا حکومت پنجاب مذکورہ گاؤں میں فوری طور پر کوئی ٹیم بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ مذکورہ زیر زمین پانی کا جائزہ لیا جا سکے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ مسئلہ کو فوری حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 3 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 3 ستمبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) درست ہے۔ پورے گاؤں کا زیر زمین پانی کڑوا ہے۔

(ب) گاؤں میں ٹیم بھیجی گئی اور واٹر سیمپل پبلک ہیلتھ انجینئرنگ لیبارٹری سے چیک کروائے گئے جس کی ٹیسٹ رپورٹس ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ رزلٹس کے مطابق زیر زمین پانی کڑوا ہے اور پینے کے قابل نہ ہے۔

(ج) گورنمنٹ آف پنجاب نے اس مسئلہ کے فوری حل کے لیئے صاف پانی کمپنی بنا دی ہے۔ جو واٹر فلٹریشن پلانٹس کے ذریعے صاف پانی مہیا کرنے پر کام کر رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 دسمبر 2014)

بروز منگل 23 دسمبر 2014ء کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

لاہور: ایل ڈی اے پلازہ میں آگ لگنے کی تفصیلات

*1603: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایل ڈی اے پلازہ لاہور میں آگ لگنے کے واقعہ میں کتنی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں؟

(ب) ایل ڈی اے پلازہ کے کتنے فلور آگ کی زد میں آئے اور کس کس ادارے کا ریکارڈ آگ سے ضائع ہوا نیز کیا اس کے ذمہ داران کا تعین کر لیا گیا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ آگ صرف اہم ریکارڈ والے فلور میں لگی؟

(د) حکومت پنجاب نے اس حادثہ میں جاں بحق ہونے والوں کے لواحقین کی کیا امداد کی، اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ہ) ایل ڈی اے پلازہ میں اس سے پہلے کتنی بار آگ لگی اور کتنا جانی و مالی نقصان ہوا تفصیل دی جائے؟

(تاریخ وصولی 26 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) اس سانحہ میں کل 23 افراد جاں بحق ہوئے۔

(ب) آگ ساتویں منزل پر لگی تھی جس نے آٹھویں، نویں اور پانچویں منازل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا جس میں ایل ڈی اے کے علاوہ پنجاب سمال انڈسٹریز اور SMEDA کا ریکارڈ آگ سے ضائع ہوا ہے۔

حکومت پنجاب نے سیکرٹری مواصلات و تعمیرات (C&W) کی سربراہی میں ایک تحقیقاتی کمیٹی بنائی، اسکی تجویز پر وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم (CMIT) کو انکوائری سونپی گئی جس کی رپورٹ کے مطابق کچھ افسران / ملازمین کے خلاف مجرمانہ غفلت اور کچھ کے خلاف محکمانہ کارروائی کا حکم دیا گیا ہے جو زیر عمل ہے۔

(ج) ایل ڈی اے کے ہر فلور پر اہم محکمے اور ان کا ریکارڈ موجود تھا جن فلورز پر آگ لگی ان میں بھی اہم ریکارڈ موجود تھا۔

(د) ایل ڈی اے کی طرف سے جاں بحق ہونے والے 23 افراد کے لواحقین کو 10 لاکھ شدید زخمی ہونے والے تین افراد کو ایک لاکھ معمولی زخمی ہونے والے سات افراد کو-/50,000 روپے فی کس دیئے گئے اس سانحہ میں چار افراد کی جان بچانے پر Sun Tv کے سیکورٹی گارڈ ظفر خان ولد غلام قادر کو ایل ڈی اے کی طرف سے پانچ لاکھ دیئے گئے حکومت پنجاب کی طرف سے جان بحق ہونے والے افراد کے لواحقین کو پانچ لاکھ دیئے گئے اس کے علاوہ سانحہ میں جاں بحق ہونے والے ایل ڈی اے ملازمین کے لواحقین کو پنشن دی گئی نیز PCS(Appointment & Conditions of Service Rules 1974) کے قاعدہ A-17 کے تحت چھ فوت شدگان کے لواحقین کی درخواست برائے ملازمت موصول ہوئی جسکے تحت انکے بچوں کو ایل ڈی اے میں ملازمت دی گئی ہے۔

(ہ) ایل ڈی اے پلازہ میں جنوری 1985 سے لیکر 8.5.2013 تک کچھ معمولی حادثات پیش آئے لیکن کوئی قابل ذکر جانی اور مالی نقصان نہیں ہوا تھا۔

(تاریخ وصولی جواب 19 دسمبر 2014)

بروز منگل 23 دسمبر 2014ء کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

لاہور: پی پی 144 میں لگائے گئے ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

***1609: ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 144 لاہور میں آخری مرتبہ واٹر سپلائی کا منصوبہ کب مکمل ہوا ہے؟

(ب) پی پی 144 لاہور میں کتنے ٹیوب ویل پینے کا صاف پانی مہیا کر رہے ہیں اور یہ کس کس جگہ پر لگے ہوئے ہیں، ہر ایک ٹیوب ویل پر کتنی لاگت آئی، تفصیل بیان کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 144 لاہور کی یو سی 37 میں واٹر سپلائی کے پائپ زنگ آلودہ اور جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، اگر جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت ان پائپ لائنز کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 26 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) پی پی 144 لاہور میں آخری مرتبہ واٹر سپلائی کا منصوبہ "فردوسی پارک گھوڑے شاہ، بیگم پورہ میں واٹر سپلائی لائن کی بچھائی" نومبر 2012 میں مکمل ہوا۔

(ب) پی پی 144 لاہور میں 15 عدد ٹیوب ویل نصب ہیں جن سے پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ٹیوب ویل کا نام	تنصیب پر لاگت
(1)	ثریا جبین پارک باغبانپورہ	7.0 ملین روپے
(2)	مادھولال حسین باغبانپورہ	7.0 ملین روپے
(3)	ڈپٹی یعقوب کالونی باغبانپورہ	8.0 ملین روپے
(4)	گلشن شالیمار باغبانپورہ	8.0 ملین روپے
(5)	ملاپ سٹریٹ باغبانپورہ	6.0 ملین روپے
(6)	ٹبہ قلعہ خزانہ محمود بوٹی	7.5 ملین روپے
(7)	شاہ گوہر آباد محمود بوٹی	6.0 ملین روپے

(8)	سید دی مل لکھوڈیئر روڈ	8.0ملین روپے
(9)	نزد محمود بوٹی ڈسپوزل	8.0ملین روپے
(10)	بیگم پورہ (نیو) محمود آباد	10.0ملین روپے
(11)	شاہ بدر دیوان بیگم پورہ	8.5ملین روپے
(12)	عثمان پارک سنگھ پورہ	6.5ملین روپے
(13)	جمشید پارک سنگھ پورہ	8.5ملین روپے
(14)	کانجی ہاؤس گجر پورہ	6.0ملین روپے
(15)	کوٹ خواجہ سعید	8.5ملین روپے

(ج) یہ درست ہے کہ پی پی 144 کی یونین کونسل نمبر 37 کی کچھ گلیوں میں واٹر سپلائی لائنیں پرانی اور گہری ہو چکی ہیں جنکی تبدیلی منصوبہ گیسٹرو پیکج فیز۔II کے تحت کی جائیگی جو اس وقت پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب میں منظوری کے مراحل میں ہے۔ منصوبہ کی منظوری اور فنڈ کی دستیابی کے بعد کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 25مارچ 2014)

بروز منگل 23 دسمبر 2014ء کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

میانوالی: واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولیات فراہم کرنے کی تفصیلات

***1782: جناب احمد خان بھچر:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی 45 میانوالی میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کن کن علاقوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم کی گئی، علاقہ و سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ حلقہ کے کتنے فیصد لوگ واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت سے محروم ہیں اور ان کو کب تک مذکورہ سہولیات فراہم کر دی جائیں گی؟

(تاریخ وصولی 6اگست 2013 تاریخ ترسیل 2اکتوبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) اس ضمن میں منصوبہ جات کی سال وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) واٹر سپلائی مذکورہ حلقہ میں 265600 لوگ بستے ہیں۔ جس میں سے 33% لوگوں کو پانی کی سہولت مہیا کر دی گئی ہے۔ جبکہ 67% آبادی صاف پانی کی سہولت سے محروم ہے۔ جو آبادی صاف پانی کی سہولت سے محروم ہے اگر حکومت

پنجاب357.512ملین روپے فنڈز فراہم کردے تو مذکورہ حلقہ میں بقیہ آبادی کو اگلے پانچ مالی سالوں (15-2014تا 19-2018)میں سہولت مہیا کی جاسکتی ہے۔

سیوریج سسٹم

مذکورہ حلقہ میں سیوریج کی سہولت سے 31%لوگ مستفید ہیں۔ جبکہ 69%آبادی سیوریج کی سہولت سے محروم ہے اگر حکومت پنجاب562.488ملین فنڈز فراہم کردے تو مذکورہ حلقہ میں بقیہ آبادی کو اگلے پانچ مالی سالوں (15-2014تا19-2018)میں سیوریج کی سہولت مہیا کی جاسکتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب18جولائی2014)

بروز منگل23دسمبر2014ء کے ایجنڈا سے زیرالتواء سوال

حلقہ پی پی148لاہور میں ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1854: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی148لاہور میں کتنے ٹیوب ویل ہیں؟

(ب)اس وقت کتنے ٹیوب ویلز چل رہے ہیں اور وہ کتنی کپیسٹی کے ہیں؟

(ج) پی پی148میں 14-2013کے دوران کتنے نئے ٹیوب ویل لگائے جارہے ہیں؟

(تاریخ وصولی15اگست2013تاریخ ترسیل18نومبر2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف)پی پی148لاہور میں چھبیس (26)ٹیوب ویل ہیں۔

(ب)اس وقت پی پی148میں چھبیس (26)ٹیوب ویلز چل رہے ہیں جن کی کپیسٹی درج ذیل ہے:

26ٹیوب ویلوں کی کل کپیسٹی (استعداد)	=	80کیوسک
2کیوسک کپیسٹی ٹیوب ویلز	=	12عدد
4کیوسک کپیسٹی ٹیوب ویلز	=	14عدد

(ج)پی پی148میں 14-2013کے دوران 4نئے ٹیوب ویل لگا کر چالو کیے جاچکے ہیں جب کہ مزید2ٹیوب ویلز کی تنصیب کا کام جاری ہے جو عنقریب چالو کر دیئے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب17جولائی2014)

بروز منگل23دسمبر2014ء کے ایجنڈا سے زیرالتواء سوال

لاہور:ایل او ایس روڈ کو دورویہ کرنے کی تفصیلات

***1857: میاں محمد اسلم اقبال:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت لاہور ایل او ایس سڑک کو دورویہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک ؟

(ب) اس سڑک کی Widening کرنے پر جنازہ گاہ ھاموں شاہ پارک اور مسجد نیومزنگ بھی اس کی زد میں آ رہی ہے کیا حکومت اس کا متبادل نظام واضع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس پورے علاقہ میں واحد جناز گاہ ہے لہذا حکومت اس مسئلہ کو کس طرح حل کرے گی ؟

(تاریخ وصولی 15 اگست 2013 تاریخ ترسیل 18 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ایل او ایس سڑک اس وقت زیر تعمیر ہے۔

(ب) اس سڑک کی توسیع کے دوران جناز گاہ ھامون شاہ اور مسجد نیومزنگ کا تقریباً 13 مرلے رقبہ حاصل کیا گیا ہے مذکورہ رقبہ میں دکانیں (2600sft)، جزوی حصہ جناز گاہ (350sft) اور پہلی منزل پر موجود مسجد کا کچھ حصہ (جس میں مسجد کا کوریڈیا 810sft، ٹینکی وغیرہ 500sft، صحن 1305sft اور متفرق 360sft شامل تھا، منہدم کیا گیا ہے متاثرہ حصہ کو درست کر کے مکمل کر دیا گیا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ یہ پورے علاقہ میں واحد جناز گاہ ہے البتہ جگہ حاصل کرنے کے دوران انتہائی محتاط طریقے سے کم سے کم حصہ منہدم کیا گیا ہے موقع پر جناز گاہ کا صرف 350sft حصہ ہی آیا ہے باقی جگہ پر دکانیں اور راہداری وغیرہ موجود تھی جناز گاہ کی مکمل طور پر بحالی اور مرمت کا کام مکمل کر دیا گیا ہے

(تاریخ وصولی جواب 19 دسمبر 2014)

بروز منگل 23 دسمبر 2014ء کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

راولپنڈی: مریڑ چوک کی کشادگی کا منصوبہ و دیگر تفصیلات

***1915: جناب محمد عارف عباسی:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مریڑ چوک راولپنڈی کی کشادگی کا منصوبہ کب شروع کیا گیا اور اس کا تخمینہ لاگت کتنا تھا؟

(ب) اس منصوبہ کو کب مکمل ہونا تھا اور یہ اب کن مراحل میں ہے ؟

(ج) اس منصوبہ کی تاخیر کی کیا وجوہات ہیں اور اس تاخیر کے باعث اس کے تخمینہ لاگت میں کتنا اضافہ ہوا؟

(د)اس منصوبہ میں پل کی تعمیر کو کب مکمل ہونا تھا،اس میں تاخیر کے ذمہ داران کے خلاف حکومت نے کوئی کارروائی کی، اگر نہیں تو کیوں؟

(ہ)مذکورہ منصوبہ کب تک مکمل کر دیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 16 اگست 2013 تاریخ ترسیل 18 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف)مریڑ چوک کشادگی منصوبے پر 9 جنوری 2013 کو کام کا آغاز کیا گیا تھا۔ منصوبہ کی کل لاگت 550.963 ملین روپے ہے۔ رواں مالی سال حکومت پنجاب نے 121.463 ملین روپے مختص کئے ہیں جن میں سے اب تک آر۔ڈی۔اے کو 50 ملین روپے جاری ہوئے ہیں۔

(ب) محکمہ ریلوے اور آر۔ڈی۔اے کے درمیان معاہدہ کے مطابق منصوبہ کے پہلے مرحلے کی تکمیل کی تاریخ 15-12-2013 ہے۔ منصوبے کا پہلا مرحلہ (ڈبل ٹریک پل) تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور 13-12-2013 محکمہ ریلوے کے حوالے کر دیا جائے گا۔ محکمہ ریلوے کی جانب سے ٹریک کی منتقلی کا کام مکمل ہونے اور جگہ کی حوالگی کے بعد منصوبہ کے دوسرا مرحلہ کا آغاز ہوگا۔ دوسرا مرحلہ (سنگل ٹریک پل) 31-03-2014 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج)منصوبہ پر عملدرآمد طے شدہ تکمیلی تاریخوں اور سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مختص فنڈز کے مطابق یقینی بنایا گیا ہے اور کسی قسم کی تاخیر نہ ہے۔ علاوہ ازیں تخمینہ لاگت میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے۔

(د) محکمہ ریلوے اور آر۔ڈی۔اے کے درمیان معاہدہ کے مطابق منصوبہ کے پہلے مرحلے کی تکمیل کی تاریخ 15-12-2013 ہے۔ منصوبے کا پہلا مرحلہ (ڈبل ٹریک پل) تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور 13-12-2013 کو محکمہ ریلوے کے حوالے کر دیا جائے گا۔ دوسرا مرحلہ (سنگل ٹریک پل) 31-03-2014 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

(ہ)مذکورہ منصوبہ کو 31 مارچ 2014 کو مکمل کر لیا جائے گا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 7 فروری 2014)</u>

بروز منگل 23 دسمبر 2014ء کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

<u>ملتان: شاہ رکن عالم کے علاقہ میں قائم فیکٹریوں سے خارج ہونے والے زہریلے مادہ کی وجہ سے موذی امراض میں اضافہ کی تفصیلات</u>

<u>*1932: جناب جاوید اختر</u>: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ملتان ایم ڈی اے کی حدود شاہ رکن عالم کے رہائشی علاقہ میں کتنی دھاگہ ڈائی و دیگر کون کونسی فیکٹریاں یا چھوٹے پرنٹس کرایہ کے مکانوں میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان فیکٹریوں، ڈائی کے کارخانوں کی وجہ سے علاقے کے رہائشیوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے یہاں پر چوبیس گھنٹے بدبو اور انتہائی زہریلے مادے کا اخراج ہوتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقے کے رہائشیوں نے متعدد بار ایم ڈی اے کے اعلیٰ حکام کو شکایات کیں لیکن مذکورہ افسران ٹس سے مس نہیں ہوئے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ بالا علاقے کا سروے کرواکر یہاں رہائشی آبادیوں میں کام کرنے والی فیکٹریوں اور کارخانوں و دیگر چھوٹے چھوٹے یونٹس کو آبادی سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 16 اگست 2013 تاریخ ترسیل 6 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ملتان ترقیاتی ادارہ ملتان کی حدود میں واقع کالونی شاہ رکن عالم میں اس وقت کوئی فیکٹری کام نہیں کر رہی ہے البتہ پلاٹ 188 بلاک "I" میں دھاگہ رنگ کرنے کا کام ہو رہا تھا جس پر ایم ڈی اے نے فوراً کارروائی کرتے ہوئے اس کو Seal کر دیا اور یہ بلڈنگ ابھی تک سیل ہے۔

(ب) اس حد تک درست ہے کہ جس مکان میں یہ کام ہو رہا تھا اس کے گردونواح کے رہائشیوں کی شکایت موصول ہوئی تھی چونکہ اب اس کو سیل کر دیا گیا ہے تو ایسا کوئی مسئلہ نہ ہے، کام مکمل بند ہے۔

(ج) جیسے ہی ایم ڈی اے کو کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو ایم ڈی اے اس پر فوراً کارروائی کرتا ہے۔ مذکورہ علاقہ کے رہائشیوں نے جونہی شکایت کی تو جواب میں ایم ڈی اے نے اس مکان کو سیل کر دیا۔

(د) ایم ڈی اے کی کالونی شاہ رکن عالم میں پہلی بات تو کوئی فیکٹری وغیرہ کی اجازت نہیں اگر کوئی بغیر منظوری کے بناتا ہے تو ایم ڈی اے اس پر کارروائی کر کے اس کو ختم کر دیتا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا پلاٹ نمبر I-188 میں تھی تو اس کو سیل کر دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جنوری 2014)

قصور: پی پی 181 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبوں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*684: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی 181 قصور میں ہاؤسنگ کی واٹر سپلائی اور سیوریج کی کتنی سکیموں کی منظوری دی؟

(ب) ان میں سے کتنی تاحال مکمل نہ ہو سکیں، اسکی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) یہ کب تک مکمل ہو جائیں گی نیز ان سکیموں کی تاخیر کا باعث بننے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی عمل لائی گئی، اگر ہاں تو کن کن کے خلاف ان کے عہدے و گریڈ موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 25 جون 2013 تاریخ ترسیل 19 اگست 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی 181 ضلع قصور میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کو کسی سکیم کی منظوری نہ دی ہے۔

(ب) متعلقہ نہ ہے۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 جون 2014)

لاہور: ایل ڈی اے ایونیو ون کے ترقیاتی کاموں میں تاخیر و دیگر تفصیلات

***882: محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایونیو ون لاہور کے ترقیاتی کام مقررہ عرصہ سے کئی سال زائد گزرنے کے باوجود مکمل نہیں ہو سکے، کیا یہ بھی درست ہے کہ ہزاروں الاٹیز پلاٹوں کا قبضہ نہ ملنے کے باعث اپنے مکانوں کی تعمیر شروع کرنے کا انتظار کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایل ڈی اے ایونیو میں غیر قانونی تعمیرات کی گئی ہیں اور اسٹیٹ افسر کی نشاندہی کے باوجود کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے، محکمہ کب تک ترقیاتی کام مکمل کر کے الاٹیز کو قبضہ دینے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(تاریخ وصولی یکم جولائی 2013 تاریخ ترسیل 23 اگست 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایونیو ون لاہور کے ترقیاتی کام مقررہ عرصہ میں مکمل نہیں ہو سکے۔ یہ بھی جزوی طور پر درست ہے کہ ہزاروں الاٹیز پلاٹوں کا قبضہ نہ ملنے کے باعث اپنے مکانوں کی تعمیر شروع نہیں کر سکے۔ اب تک سکیم کے 69% کلیئر رقبہ پر ترقیاتی کام مکمل ہو چکے ہیں۔ ایل ڈی اے ایونیو ون سکیم 2003 میں شروع کی گئی جس میں سرکاری ملازمین کو مورخہ 26-05-2003 کو بذریعہ کمپیوٹرائزڈ قرعہ اندازی پلاٹ الاٹ کیے گئے۔ اس سکیم کے لیے زمین لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 کے تحت ایکوائر کی گئی پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے بعد مختلف زمین مالکان ایکوزیشن کے خلاف Litigation میں چلے گئے جس کی وجہ سے ڈویلپمنٹ کا کام تاخیر کا شکار ہوا اسکے باوجود ایل ڈی اے نے ان تمام جگہوں پر جن پر کورٹ کی طرف سے کوئی حکم امتناعی نہ تھا ڈویلپمنٹ مکمل کی۔ ایل ڈی اے نے سال 2009 میں بجلی کی تنصیب کے لیے لیسکو کو تمام تر رقم جمع کرا دی تاہم لیسکو کی طرف سے کام تاخیر کا شکار رہا۔ لیسکو حکام کے ساتھ بار بار اس مسئلے کو اٹھایا گیا 4

مارچ 2013 کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنے حکم نامہ میں لیسکو کو احکامات دیئے کہ دسمبر 2013 تک ان تمام جگہوں جن پر Litigation نہ ہے بجلی کا کام مکمل کیا جائے۔ اس سلسلے میں ایل ڈی اے نے لیسکو کو گرڈ اسٹیشن کی زمین بھی الاٹ کر دی ہے۔ جوں ہی بجلی کا کام مکمل ہو گا۔ Litigation سے آزاد جگہوں پر موجود پلاٹوں کا قبضہ بحق مالکان دے دیا جائے گا۔ یہاں پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ ایل ڈی اے تمام عدالتوں میں موجود مقدمات کی بھرپور طریقہ سے پیروی کر رہا ہے اور ان کیسوں کا ایل ڈی اے کے حق میں فیصلہ آنے کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑی جا رہی۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے کہ ایل ڈی اے ایونیو ون میں غیر قانونی تعمیرات کی گئی ہے اور اسٹیٹ آفیسر کی نشاندہی کے باوجود کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے۔ اسٹیٹ آفیسر خود اس بات کا مجاز ہے کہ کوئی غیر قانونی تعمیر شروع ہو تو وہ اسے روکے۔ سوال نمبر (الف) کے جواب میں ذکر کیا گیا ہے کہ لیسکو کی طرف سے بجلی کا کام مکمل ہوتے ہی پلاٹوں کا قبضہ بحق مالکان دے دیا جائے گا تاہم جو پلاٹ Litigation والی زمین پر موجود ہے ان کا قبضہ اس وقت تک نہ دیا جا سکتا ہے جب تک عدالتوں سے ایل ڈی اے کے حق میں فیصلہ نہیں آ جاتا۔ ایل ڈی اے کے حق میں فیصلہ آنے کے بعد جلد از جلد ڈویلپمنٹ کا کام مکمل کر کے ان پلاٹوں کا قبضہ بھی بحق مالکان دے دیا جائے گا۔ عدالتوں میں زیر سماعت مقدمات اور رقبہ کے کلیئر ہونے پر ترقیاتی کام جلد از جلد مکمل کر دیئے جائیں گے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 29 اکتوبر 2013)</u>

<u>چوک نیو شاد باغ لاہور میں سڑک کی تعمیر</u>

<u>*1134: محترمہ فائزہ احمد ملک</u>: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شمالی لاہور میں عموماً اور چوک نیو شاد باغ لاہور میں ٹریفک کا بہت رش ہوتا ہے اور سڑک عبور کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے؟

(ب) کیا حکومت شمالی لاہور میں عموماً اور مذکورہ چوک پر خصوصاً ٹریفک لائٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 5 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 3 ستمبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) چونکہ شمالی لاہور میں مختلف نوعیت کی ٹریفک رواں ہے جس کا غالب حصہ آہستہ چلنے والی ٹریفک (موٹر سائیکل، رکشہ، تانگہ، ریڑھا، چنگ چی وغیرہ) پر مشتمل ہے جو کہ ٹریفک لائٹس کے ذریعے کنٹرول نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے حکومت وہاں ٹریفک لائٹس لگانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

(تاریخ وصولی جواب 25 نومبر 2013)

لاہور: ریلوے جھگیاں آبادی میں صاف پینے کے پانی کی فراہمی کا مسئلہ

***1139: ڈاکٹر مراد راس**: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ریلوے جھگیاں نزد ریلوے اسٹیشن لاہور کے لوگ پینے کے پانی کی بوند بوند کو ترس گئے ہیں؟

(ب) اس علاقے کیلئے کتنے پانی کے ٹیوب ویلز لگائے گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اتنی زیادہ آبادی کیلئے صرف ایک ٹیوب ویل ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ واحد ٹیوب ویل اکثر خراب رہتا ہے جس سے علاقے کے لوگوں کو پینے کے پانی کیلئے شدید پریشانی کا سامنا ہے؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ آبادی کیلئے مزید ٹیوب ویلز لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 5 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 31 جولائی 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ریلوے جھگیاں نزد ریلوے اسٹیشن لاہور کے کچھ مکینوں کو پانی واسا لاہور کی طرف سے فراہم کیا جا رہا ہے جبکہ زیادہ تر مکین ریلوے کے صارف ہیں۔ واسا لاہور کے صارفین کو مناسب مقدار میں پانی فراہم کیا جا رہا ہے اور ان کی جانب سے پانی کی کمی کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) ریلوے جھگیاں نزد ریلوے اسٹیشن لاہور کے واسا صارفین کو دو ٹیوبویلوں سے براہ راست پانی فراہم کر رہے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ آبادی کو صرف ایک ہی ٹیوب ویل کا پانی مہیا ہوتا ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ ٹیوب ویل اکثر خراب رہتا ہے اور نہ ہی واسا کے کسی صارف کو کسی پریشانی کا سامنا ہے۔

(ہ) فی الحال واسا لاہور کی جانب سے کسی نئے ٹیوب ویل کی تنصیب کی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب)

لاہور: کوپر روڈ کی از سر نو تعمیر کی تفصیلات

***1237: محترمہ فائزہ احمد ملک**: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کوپر روڈ لاہور (فلیٹیز ہوٹل تا گرلز کالج) پر بارش ہونے کی صورت میں پانی جمع ہو جاتا ہے جس کے باعث وہاں ٹریفک کا گزرنا اور گرلز کالج کی بچیوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چوک میں سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور بیٹھ چکی ہے جس کی وجہ سے بارش کا پانی کئی کئی دن تک کھڑا رہتا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کو از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 7 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 3 ستمبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) کوپر روڈ لاہور (فلیٹیز ہوٹل تا گرلز کالج) نشیبی سڑک ہے۔ یہاں پر بارش کا پانی واقعی جمع ہو جاتا ہے جس کے باعث ٹریفک کے گزرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ کوپر روڈ پر برساتی پانی کے نکاس کے لیے کوئی علیٰحدہ نظام موجود نہ ہے۔ کوپر روڈ پر رہائشی علاقے کے لیے سیوریج کا نظام قیام پاکستان سے پہلے بچھایا گیا تھا جو کہ اب فلیٹیز ہوٹل اور رہائشی علاقے سے نکاسی آب کی ضرورت کے لیے ناکافی ہے۔ واسا نے مشاورتی فرم نیسپاک (NESPAK) کی مدد سے سنٹرل لاہور کے لیے ایک ماسٹر پلان تیار کیا ہے۔ اس پلان کی تکمیل کے لیے خطیر رقم درکار ہے۔ اس پلان کی تکمیل کے بعد ہی کوپر روڈ پر برساتی پانی کے نکاس میں بہتری ممکن ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ چوک میں سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ لیکن یہ درست نہ ہے کہ بارش کا پانی کئی کئی دن تک کھڑا رہتا ہے۔ لیکن اب واسا کے عملہ کی ان تھک کاوشوں کی بدولت موجودہ سیوریج سسٹم کے ذریعے کوپر روڈ پر برساتی پانی کے نکاس کا عمل تین سے چار گھنٹے کے اندر مکمل کر لیا جاتا ہے۔

(ج) متعلقہ محکمہ ایل ڈی اے نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب)</u>

<u>لاہور: واٹر سپلائی کے لئے لگائے گئے ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

***1313: <u>ڈاکٹر مراد راس</u>:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی 152 میں پانی کی سپلائی کے لیے کتنے ٹیوب ویل ہیں اور کس کس جگہ پر ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زیادہ تر آبادیوں میں پانی کی سپلائی بہت کم ہونے کی وجہ سے لوگ شدید مشکلات سے دوچار ہیں؟

(ج) کیا حکومت مزید ٹیوب ویل لگانے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 15 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 11 ستمبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) حلقہ پی پی 152 میں پانی کی سپلائی کے لیے 34 عدد ٹیوب ویلز ہیں جو درج ذیل ہیں:-

(1)علی بلاک گارڈن ٹاؤن،	(2)عثمان بلاک گارڈن ٹاؤن،	(3)طارق بلاک گارڈن ٹاؤن،
(4)ایل بلاک ماڈل ٹاؤن	(5)ایم بلاک ماڈل ٹاؤن ایکسٹنشن،	(6)احمد بلاک گارڈن ٹاؤن،
(7)این بلاک ماڈل ٹاؤن ایکسٹنشن،	(8)ابوبکر بلاک گارڈن ٹاؤن،	(9)شیر شاہ بلاک گارڈن ٹاؤن،
(10)جیل روڈ گلبرگ v،	(11)بی بلاک گلبرگ II(نیو)،	(12)ایف سی سی بلاک گلبرگ IV،
(13)ٹی بلاک گلبرگ II(نیو)،	(14)بی ون بلاک گلبرگ III(نیو)،	(15)گورومانگٹ گلبرگ۔III(نیو)،
(16) سی بلاک گلبرگ III،	(17)ہنری پی بلاک گلبرگ III،	(18)نوازِ شریف کالونی فیروزپور روڈ،
(19)ایچ بلاک گلبرگ III،	(20)مکہ کالونی گلبرگ III،	(21)سٹریٹ نمبر 22مکہ کالونی گلبرگ III،
(22)جی بلاک گلبرگ II،	(23)کیو بلاک گلبرگ II،	(24)خان کالونی گلبرگ III،
(25)نثار آرٹ پریس گلبرگ III،	(26)اتحاد کالونی گلبر III	(27)کے بلاک گلبرگ III
(28)گوپال نگر اگلبرگ III	(29)سینٹ میری کالونی گلبرگ III	(30)قربان لائن گلبرگ II
(31)ہنری کے اولڈ گلبرگ III،	(32)ای ون بلاک گلبرگ III،	(33)سی ٹو بلاک گلبرگ III،
(34)جناح پارک گلبرگ III		

(ب)مذکورہ ٹیوب ویل پی پی 152 کی آبادیوں کے لیے کافی ہیں تاہم بجلی کی Un-Scheduled لوڈشیڈنگ ہونے کی وجہ سے اس حلقہ کے بعض جگہوں میں پانی کی پائپ لائنوں میں مثبت دباؤ نہیں رہتا۔اس مثبت دباؤ کی کمی کو پورا کرنے کے لیے کچھ ٹیوب ویل جنریٹر پر بھی چلائے جاتے ہیں تاکہ لوگوں کو کم دباؤ کے باوجود بھی پانی ملتا رہے۔

(ج)مذکورہ ٹیوب ویل پی پی 152 کی آبادیوں کے لیے کافی ہیں۔فی الحال کسی نئے ٹیوب ویل کی تنصیب زیرِ غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24اپریل 2014)

ضلع جہلم:نکاسی آب کے نظام کا قیام و دیگر تفصیلات

***1327: محترمہ راحیلہ انور**:کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)شہر جہلم میں نکاسی آب کا نظام کب قائم کیا گیا؟

(ب)گزشتہ پانچ سال کے دوران جہلم شہر میں نکاسی آب کی کون کون سی سکیمیں مکمل کی گئی ہیں؟

(ج)کیا حکومت جہلم شہر کی اضافی آبادیوں کے لئے واٹر سپلائی کے منصوبے شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 16جولائی 2013تاریخ ترسیل 13ستمبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف)باضابطہ طریقے سے جہلم شہر میں نکاسی آب کا جامع نظام 1986ء میں قائم کیا گیا۔

(ب)2009 سے جہلم شہر میں سیوریج کا کام شروع کیا گیا تاحال کام جاری ہے۔ سکیم کا نام اربن سیوریج سکیم جہلم بمعہ ٹریٹمنٹ پلانٹ ہے۔

(ج)حکومت اضافی آبادیوں میں واٹر سپلائی شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔اس سال واٹر سپلائی سکیموں کے لیے حکومت نے 500 ملین بلاک ایلوکیشن میں رکھے ہیں۔ منتخب نمائندوں کی کوششوں سے نئے منصوبے شروع کیے جا سکتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 25 نومبر 2013)

ضلع اوکاڑہ: حویلی لکھا شہر میں سیوریج و پانی کے پائپ ڈلوانے کا معاملہ و دیگر تفصیلات

***1546: محترمہ لبنیٰ ریحان**: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کن کن مقامات وعلاقوں میں سیوریج اور پانی کے پائپ ڈلوائے اور ان پر کتنے کتنے اخراجات ہوئے؟

(ب) کن کن علاقوں میں ابھی تک سیوریج سسٹم نہیں ڈالا گیا ان مقامات علاقوں سے آگاہ کریں اور یہاں پر سیوریج سسٹم نہ ڈالنے کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) حویلی لکھا شہر میں کتنے محلہ جات ایسے ہیں جہاں پر انڈر گراؤنڈ سیوریج سسٹم نہ ہے بلکہ پرانا نظام نالیوں کے ذریعہ سے گندے پانی کا نکاس کیا جارہا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ پورے شہر حویلی لکھا میں سیوریج سسٹم انڈر گراؤنڈ نہ ہونے کے باعث محلہ جات وگلیوں میں جگہ جگہ گندے پانی کے جوہڑ بنے ہوئے ہیں، جس سے لوگوں کو گزرنے میں مشکلات کا سامنا ہے؟

(ہ) کیا متعلقہ انتظامیہ ان مذکورہ بالا محلہ جات کا سروے کروانے کے بعد ان میں سیوریج کے پائپ ڈلوانے کے لئے مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، سال و تاریخ سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 24 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 19 ستمبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ سوال میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا سے متعلقہ ہے۔تاہم محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر انتظام حکومت پنجاب نے مالی سال 11-2010 میں حویلی لکھا شہر میں سیوریج سکیم شروع کی جس کا تخمینہ لاگت 199.904 ملین روپے ہے اور اس پر اب تک 101.197 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔اس سکیم کے تحت حویلی لکھا کے تمام محلہ جات جن میں پہلے سے سیوریج کی سہولت میسر نہ تھی وہاں سیوریج سسٹم لگایا جارہا ہے۔اس سکیم پر مالی سال 11-2010 سے لے کر مالی سال 14-2013 تک 101.292 ملین روپے مہیا کئے گئے اور اس پر خرچ کیے گئے سکیم اور فنڈز کی تفصیل (Annex "A")(ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

اس کے علاوہ محکمہ ہذا کے زیر انتظام مالی سال 11-2010 کے دوران حویلی لکھا شہر کے لیے حکومت پنجاب نے واٹر سپلائی کی سکیم منظور کی جس کا تخمینہ لاگت 103.207 ملین روپے اور اب تک 87.42 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔(تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب)سیوریج سکیم حویلی لکھا کے تحت شہر کے تمام محلہ جات کو اس سکیم میں شامل کیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل محلہ جات، موڑھے والی آبادی، پرانی حویلی، ریلوے روڈ، شکور آباد، حجرہ روڈ، بلی سائیں اور مال گودام روڈ پر کام مکمل ہو چکا ہے۔اور ہیڈ سلیمانکی روڈ، جمعہ خان روڈ، محلہ اسلام پورہ اور حجرہ روڈ کی ملحقہ آبادی میں سیوریج ڈالنا ابھی باقی ہے اور موقع پر کام جاری ہے۔اور ان تمام محلہ جات میں فراہمی فنڈز پر مالی سال 15-2014 تک کام مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) بعض محلہ جات جن کی گلیاں کافی تنگ ہیں اور وہاں پر سیور لائن نہیں ڈالی جاسکتی۔ان گلیوں میں نکاسی نالیوں کے ذریعے کی گئی ہے اور سیوریج لائن میں ملا دیا گیا ہے۔ان محلہ جات میں محلہ ڈھکی، مین بازار، جامع مسجد گول چکر، آبادی دیوان اور محلہ اسلام پورہ شامل ہیں۔

(د) یہ درست ہے کہ پورے شہر حویلی لکھا میں سیوریج سسٹم موجود نہ ہے۔ جس کی وجہ سے عوام کو دشواری کا سامنا ہے۔ جاری منصوبہ مکمل ہونے کے بعد تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔

(ہ) سیوریج سکیم پر کام جاری ہے اور مکمل فنڈز کے اجراء کے بعد تمام محلہ جات میں سیوریج پائپ ڈال دیئے جائیں گے اور یہ منصوبہ مالی سال 15-2014 تک مکمل ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 24 مارچ 2014)

لاہور میں نصب کیے گئے ٹیوب ویلز و اخراجات کی تفصیلات

***1659: محترمہ حنا پرویز بٹ**: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) واسا لاہور نے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنے ٹیوب ویل کس کس جگہ نصب کئے؟

(ب) ان پر کتنی رقم فی ٹیوب ویل خرچ ہوئی؟

(ج) ان ٹیوب ویلوں کی مشینری کہاں کہاں سے خرید کی گئی؟

(د) کس کس ٹیوب ویل کی مشینری ناقص اور غیر معیاری پائی گئی؟

(ہ) اس وقت ان میں سے کون کون سے ٹیوب ویل کب سے بند پڑے ہیں کیا حکومت ان کی خراب یا بند ہونے کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی یکم اگست 2013 تاریخ ترسیل 2 اکتوبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف)واسالاہور میں سال 12-2011 میں 37 عدد جبکہ 13-2012 میں 11 عدد ٹیوب ویلز نصب کئے گئے۔ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)12-2011 میں 37 جبکہ 13-2012 میں 11 ٹیوب ویل نصب کیے گئے۔فی ٹیوب ویل خرچ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)ان ٹیوب ویلوں کے پمپس کے ایس بی(KSB)پمپس کمپنی لمیٹڈ سے جبکہ موٹریں سیمنز(Siemens)پاکستان انجینئرنگ کمپنی(پرائیویٹ)لمیٹڈ سے خریدی گئیں۔

(د)ان میں سے کسی بھی ٹیوب ویل کی مشینری ناقص یا غیر معیاری نہیں پائی گئی۔

(ہ)اس وقت ان میں سے کوئی بھی ٹیوب ویل خراب یا بند نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب)

لاہور: باغ جناح کی فیملی پارکوں کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

***1670: ڈاکٹر نوشین حامد**: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)جناح باغ لاہور میں کل کتنے ملازمین تعینات ہیں،ان سب کے نام،عہدہ اور عرصہ تعیناتی سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب)کیا یہ درست ہے کہ جناح باغ میں دو چلڈرن / فیملی پارک ہیں جن میں بچوں اور فیملی کے علاوہ جوان لڑکوں کے داخلے پر پابندی ہے؟

(ج)کیا یہ بھی درست ہے کہ ان دونوں چلڈرن / فیملی پارکوں پر ایک عرصہ سے کوئی توجہ نہ دی گئی جس کی وجہ سے ان میں گھاس اکھڑ چکی ہے وہاں نصب بچوں کی سلائیڈیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور جوان لڑکوں کو داخلے سے روکنے کے لئے کوئی سیکورٹی نہ ہے، جس کی وجہ سے اس پارک کا حسن خراب ہو کر رہ گیا ہے؟

(د)اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جناح باغ لاہور میں موجود دونوں چلڈرن / فیملی پارکوں میں بچوں کے لئے نئی سلائیڈیں اور گھاس لگانے،لڑکوں کے داخلے پر پابندی کے انتظامات کرنے اور ان پارکوں کی خوبصورتی پر توجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی یکم اگست 2013 تاریخ ترسیل 2 اکتوبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) باغ جناح میں تعینات ملازمین کی لسٹ بمطابق نام،عہدہ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)ہاں یہ درست ہے کہ باغ جناح میں دو چلڈرن پارکس ہیں جن میں صرف بچوں اور فیملی کے داخلہ کی اجازت ہے جبکہ جوان لڑکوں کے داخلے پر پابندی ہے۔تاہم چھٹی والے دن ان چلڈرن پارک میں رش ہونے کی وجہ سے بسا اوقات فیملی کے ساتھ آئے ہوئے نوجوان ان چلڈرن پارک میں دخل ہو جاتے ہیں۔جن کو سکیورٹی سٹاف باغ جناح بلاتعمیل باہر نکال دیتا

ہے۔مزید براں چلڈرن پارک مال روڈ سائیڈ باغ جناح کے اندر حضرت بابا شرف الدین صاحب کا دربار واقع ہے۔اس دربار پر عقیدت مند فاتحہ پڑھنے کے لئے داخل ہوتے ہیں جنہیں دعا مانگنے کے بعد فوراً چلڈرن پارک سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔

(ج) یہ سوال حقیقت پر مبنی نہ ہے کہ مذکورہ چلڈرن پارکس پر ایک عرصہ سے کوئی توجہ نہ دی گئی ہے۔ جس سے ان پارکس کا حسن خراب ہو کر رہ گیا ہے۔درحقیقت باغ جناح میں مفت تفریحی سہولیات میسر ہونے کی وجہ سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد روزانہ اس باغ میں آتی ہے اور اس کی خوبصورتی، رعنائی اور تفریحی سہولیات سے محظوظ ہوتی ہے۔باغ جناح کے دیگر حصوں کی طرح ان چلڈرن پارکس پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے تاکہ اس کے حسن ورعنائی کو برقرار رکھا جائے تاہم ان پارکس میں لگائی گئی گھاس کی مناسب نشوونما اس وجہ سے نہ ہو پاتی کہ عورتوں اور بچوں کی ایک بڑی تعداد ان پارکس میں داخل ہوتی ہے اور ان کے اچھلنے کودنے کی وجہ سے لگائی گئی گھاس کی بروقت نشوونما نہ ہو پاتی ہے پھر بھی انتظامیہ باغ جناح نقصان زدہ پلاٹس میں دوبارہ گھاس لگادیتی ہے اور نوجوانوں کے داخلہ پر مستقل پابندی عائد ہے۔ان پارکس میں نصب شدہ بچوں کی سلائیڈیں پرانی ہو چکی ہیں جن کو بروقت مرمت کر کے قابل استعمال بنایا جاتا ہے۔جہاں تک ان پارکس میں جوان لڑکوں کے داخلے کا سوال ہے چھٹی والے دن ان چلڈرن پارکس میں داخل ہو جاتے ہیں جن کو سکیورٹی سٹاف باغ جناح بلا تعمل باہر نکال دیتا ہے۔مزید براں چلڈرن پارک مال روڈ سائیڈ باغ جناح کے اندر حضرت بابا شرف الدین صاحب کا دربار واقع ہے اس دربار پر عقیدت مند فاتحہ پڑھنے کے لئے داخل ہوتے ہیں جنہیں دعا مانگنے کے بعد فوراً چلڈرن پارک سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔

(د) جزو ہائے بالا کا تفصیلی جواب اوپر دیئے گئے پیرا میں بیان کر دیا ہے مزید براں انتظامیہ پی ایچ اے و باغ جناح، ان چلڈرن پارکس کی خوبصورتی اور حسن کو بحال رکھنے کے لئے ہر وقت کوشاں ہے۔ان پارکس میں نصب شدہ سلائیڈوں کو بروقت مرمت کر کے قابل استعمال رکھا جاتا ہے اور نقصان زدہ حصوں میں دوبارہ گھاس لگادی جاتی ہے اور نوجوانوں کے داخلہ پر مستقل پابندی عائد ہے کیونکہ ان چلڈرن پارکس میں داخلہ فری ہوتا ہے جس وجہ سے عورتوں اور بچوں کی ایک بڑی تعداد ان تفریحی تنصیبات سے محظوظ ہوتی ہے اور گنجائش سے زیادہ عورتوں اور بچوں کی تفریحی تنصیبات کے استعمال سے بسااوقات ان کو مرمت کرنے میں وقت درکار ہوتا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 25 فروری 2014)</u>

فیصل آباد: جناح باغ اور ڈی گراؤنڈ پارک کا رقبہ و دیگر تفصیلات

***1683: ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جناح باغ اور ڈی گراؤنڈ پارک فیصل آباد کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان پارکوں کی دیکھ بھال پر 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

(د) ان پارکوں کو مزید ڈویلپ کرنے کیلئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی یکم اگست 2013 تاریخ ترسیل 8 اکتوبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ

(الف) جناح باغ 50 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے جبکہ ڈی گراؤنڈ پارک کا رقبہ 4 ایکڑ 5 کنال ہے۔

(ب) جناح باغ میں ملازمین کی کل تعداد 41 ہے جن میں 04 ہیڈ مالی 21 بیلدار، 13 چوکیدار اور 03 سینٹری ورکرز ہیں جبکہ ڈی گراؤنڈ پارک میں کام کرنے والے ملازمین کی کل تعداد 11 ہے ان میں ایک ہیڈ مالی 05 بیلدار، 02 چوکیدار، 02 سینٹری ورکرز اور ایک اپریٹر شامل ہے۔

(ج) 12-2011 میں باغ جناح کی لینڈ سکیپ ڈویلپمنٹ اور امپرومنٹ پر 50 لاکھ روپے خرچ کیے گئے جبکہ ڈی گراؤنڈ پارک پر 10 لاکھ 40 ہزار روپے خرچ کیے گئے 13-2012 میں ان دونوں پارکوں میں ترقیاتی مد میں کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوا۔

(د) جناح باغ اور ڈی گراؤنڈ پارک شہر کے دو اہم پارک ہیں جن کی دیکھ بھال اور انہیں اپ ڈیٹ رکھنے کے لئے تمام تر اقدامات کو بروئے کار لایا جاتا ہے مالی سال 13-2012 اور 14-2013 میں حکومت کی طرف سے پی ایچ اے کو تاحال ڈویلپمنٹ کی مد میں کوئی فنڈ مہیا نہیں کیے گئے فنڈز کی فراہمی پر ان دو پارکوں میں سولر لائٹس کی تنصیب لینڈ سکیپ ڈویلپمنٹ اور ان کی مزید بہتری کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا جائیگا۔

(تاریخ وصولی جواب 25 نومبر 2013)

ضلع میانوالی: واٹر سپلائی کے منصوبوں پر خرچ کی گئی رقم و دیگر تفصیلات

*1784: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں پچھلے دو سالوں کے دوران کتنی رقم واٹر سپلائی کے منصوبوں پر خرچ کی گئی؟

(ب) کتنے واٹر سپلائی کے منصوبہ جات پر اس وقت کام جاری ہے اور یہ کب تک مکمل ہوں گے؟

(ج) یہ منصوبہ جات کن کن علاقوں میں شروع کئے گئے، ان علاقہ جات کے ناموں سے آگاہ کریں؟

(د) مذکورہ ضلع کے کتنے فیصد علاقہ جات صاف پینے کے پانی کی نعمت سے محروم ہیں ان علاقہ جات کو کب تک پانی کی سپلائی شروع کر دی جائے گی، تاریخ و سال سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 06 اگست 2013 تاریخ ترسیل 4 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ

(الف) اس ضمن میں تفصیل درج ذیل ہے

2011-12 2012-13

تحصیل	2011-12			2012-13		
	ADPفنڈز	ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فنڈز	کل فنڈز	ADPفنڈز	ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فنڈز	کل فنڈز
تحصیل میانوالی	136.704	17.886	154.590ملین روپے	107.059	1.964	109.023ملین روپے
تحصیل عیسیٰ خیل	258.110	7.495	265.605ملین روپے	78.169	---	78.169ملین روپے
تحصیل پپلاں	---	7.499	7.499ملین روپے	---	---	Nil
میزان	394.814	32.880	427.694ملین روپے	185.028	1.964	187.192

(ب)اس وقت صرف جامع منصوبہ واٹر سپلائی و سیوریج سکیم میانوالی شہر کے منصوبہ پر کام جاری ہے۔یہ منصوبہ دسمبر2009میں شروع ہوا۔اور اگر حکومت پنجاب بقیہ فنڈز114.378ملین اگلے مالی سال15-2014میں مہیا کردے تو یہ منصوبہ مکمل ہو جائے گا۔اس منصوبہ کے لیئے مراسلہ نمبری983مورخہ2013-08-27اور1241مورخہ2013-11-11کوDCOمیانوالی کو ارسال کیا گیا۔(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج)2011-12

جامع منصوبہ واٹر سپلائی و سیوریج سکیم میانوالی شہر، اربن واٹر سپلائی سکیم عیسیٰ خیل، اربن سیوریج ڈرینج سکیم عیسیٰ خیل، بحالی واٹر سپلائی سکیم کالاباغ، بحال سیوریج سکیم کالاباغ، بحالی واٹر سپلائی سکیم پوتاچغلان کچھ تندر خیل، واٹر سپلائی سکیم کردوال، واٹر سپلائی سکیم سلطان والا، سیوریج سکیم THQہسپتال عیسیٰ خیل، واٹر سپلائی سکیم ٹولا بھنگی خیل، واٹر سپلائی سکیم سلطان خیل شرقی، واٹر سپلائی سکیم بھٹاں والا، واٹر سپلائی سکیم ٹبہ پیر فدا، واٹر سپلائی سکیم موسیٰ خیل، واٹر سپلائی سکیم ترنگی سانڈہ، مہیا کرنا واٹر سپلائی سکیم کنکی، ناصری اور زیڑی، واٹر سپلائی اور پی سی سی سلیب کمر مشانی، جامع منصوبہ واٹر سپلائی (تنصیب سمبر سیبل پمپ) وتہ خیل، گلمیری، جامع منصوبہ واٹر سپلائی (تنصیب سمبر سیبل پمپ) یو سی چھدرو، سلطان والا، جامع منصوبہ واٹر سپلائی سکیم عیسیٰ خیل، جامع منصوبہ واٹر سپلائی (تنصیب سمبر سیبل پمپ) تحصیل و ضلع میانوالی، واٹر سپلائی متو خیل، واٹر سپلائی سکیم الف خیل، واٹر سپلائی کرنڈی ڈیڈووال، واٹر سپلائی سکیم مٹھا خٹک، واٹر سپلائی سکیم اسحاق آباد، واٹر سپلائی سکیم تری خیل، واٹر سپلائی سکیم کلری، واٹر سپلائی سکیم تھمے والی، واٹر سپلائی سکیم ڈیرہ جات یو سی ابا خیل، واٹر سپلائی سکیم سنگو خیل، واٹر سپلائی سکیم کندیاں

2012-13

کوئی نیا منصوبہ نہیں آیا

(د)مذکورہ ضلع میانوالی کے40%علاقہ جات صاف پانی کی سہولت سے محروم ہیں۔ان محروم علاقہ جات کے لیئے اگر حکومت پنجاب اگلے مالی سال14-2013تا17-2016سالوں میں فنڈز مہیا کردے تو مرحلہ وار اس آبادی کو صاف پانی

کی سہولت مہیا کی جاسکتی ہے۔اس کے لیئے حکومت کے ترقیاتی پروگرام میں پانی کی سپلائی کی مد میں بلاک ایلوکیشن موجود ہے جس سے مرحلہ وار سکیمیں مکمل کی جائیں گی۔

(تاریخ وصولی جواب 18 جولائی 2014)

لاہور: پی پی 148 میں ڈسپوزل پمپس کی تفصیلات

***1862: میاں محمد اسلم اقبال:** کیاوزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی 148 لاہور میں بارشی پانی اور سیوریج پانی کے نکاس کے لئے کتنے Disposal Pump ہیں؟

(ب) یہ Pumping Station کب بنے اور موجودہ آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے کیا حکومت اس کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 15 اگست 2013 تاریخ ترسیل 18 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) پی پی 148 لاہور میں بارشی پانی اور سیوریج کے پانی کے نکاس کے لئے مندرجہ ذیل دوعدد پمپنگ اسٹیشنز ہیں:

(1) رسول پارک پمپنگ اسٹیشن

(2) اچھرہ موڑ پمپنگ اسٹیشن

(ب) رسول پارک پمپنگ اسٹیشن 1992 میں تعمیر کیا گیا جب کہ اچھرہ موڑ پمپنگ اسٹیشن 2011 میں تعمیر کیا گیا۔ حکومتِ پنجاب نے رسول پارک پمپنگ اسٹیشن کی اپ گریڈیشن کی منظوری مالی سال 14-2013 میں دی اور ستمبر 2014 میں اپ گریڈیشن کا کام مکمل کر دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 اکتوبر 2014)

واسا گوجرانوالہ کے پاس موجود مشینری کی تفصیلات

***1881: چودھری اشرف علی انصاری:** کیاوزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واسا گوجرانوالہ کے پاس اس وقت کون کونسی مشینری ہے، اس میں جو مشینری درست حالت میں ہے اور جو درست حالت میں نہ ہے اس کی الگ الگ تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) واسا گوجرانوالہ نے مشینری کی خرید آخری دفعہ کب کی، جو مشینری خرید کی گئی اس کی مکمل تفصیل فراہم کریں اور خرید کی اینوائس (Invoice) بھی ایوان میں پیش کی جائے؟

(ج)واساگوجرانوالہ کے پاس اس وقت Machines Jeteing Machines "Suckerاور Encavatorاور Self Propelled Pump کتنی تعداد میں موجود ہیں۔کیا حکومت ان کی تعداد کو مزید بڑھانے کاارادہ رکھتی ہے تو کب تک،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 16اگست 2013تاریخ ترسیل 12نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف)واساگوجرانوالہ کے پاس درج ذیل مشینری ہے۔

1۔مزدا ٹرک	3عدد	Suction Machines۔2	7عدد
jetting Machines ۔3	5عدد	4۔پیٹرانجن	20عدد
Excavator Machines۔5	2عدد	واٹر ٹینکر	3عدد
Self Propelled Machines۔7	1عدو	جنریٹرز	7عدد

درج بالا تمام مشینری چالو حالت میں ہے۔

Suction Machines۔1	5عدد	jetting Machines۔2	5عدد
Excavator Machines۔3	2عدد	Self Propelled Machines۔4	1عدد

(Invoices)کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

Suction Machines۔1	7عدد	jetting Machines۔2	5عدد
Excavator Machines۔3	2عدد	Self Propelled Machines۔4	1عدد

واساگوجرانوالہ مشینری کی تعداد میں اضافہ کاارادہ رکھتاہے اس سلسلہ میں واسانے حال ہی میں حکومت پنجاب کی وساطت سے جاپان انٹرنیشنل کارپوریشن ایجنسی JICA سے بنیادی سروے مکمل کروایاہے جس کے مطابق JICAواساگوجرانوالہ کو Jetting Sucker Machines مہیاکرے گاجو کہ آئندہ مالی سال 15۔2014 میں متوقع ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7فروری 2014)

لاہور: جناح باغ کے پارکوں کی صورتحال کی تفصیلات

*1896: محترمہ حناپرویزبٹ: کیاوزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)جناح باغ لاہور میں کل کتنے ملازمین تعینات ہیں،ان سب کے نام،عہدہ اور عرصہ تعیناتی سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جناح باغ میں دو چلڈرن / فیملی پارک ہیں جن میں بچوں اور فیملی کے علاوہ جوان لڑکوں کے داخلے پر پابندی ہے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان دونوں چلڈرن / فیملی پارکوں پر ایک عرصہ سے کوئی توجہ نہ دی گئی ہے جس کی وجہ سے ان میں گھاس اکھڑ چکی ہے-وہاں تنصیب بچوں کی سلائیڈیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور جوان لڑکوں کو داخلے سے روکنے کے لئے کوئی سیکورٹی نہ ہے، جس کی وجہ سے اس پارک کا حسن خراب ہو کر رہ گیا ہے ؟

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت جناح باغ لاہور میں موجود دونوں چلڈرن / فیملی پارکوں میں بچوں کے لئے نئی سلائیڈیں اور گھاس لگانے، لڑکوں کے داخلے پر پابندی کے انتظامات کرنے اور ان پارکوں کی خوبصورتی پر توجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک ؟

(تاریخ وصولی 16 اگست 2013 تاریخ ترسیل 18 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) باغ جناح میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ باغ جناح میں دو چلڈرن پارکس ہیں جن میں صرف بچوں اور فیملی کے داخلہ کی اجازت ہے جبکہ جوان لڑکوں کے داخلے پر پابندی ہے۔ تاہم چھٹی والے دن ان چلڈرن پارک میں رش ہونے کی وجہ سے بسا اوقات فیملی کے ساتھ آئے ہوئے نوجوان ان چلڈرن پارک میں داخل ہو جاتے ہیں جن کو سیکورٹی سٹاف باغ جناح بلا تعمل باہر نکال دیتا ہے۔ مزید براں چلڈرن پارک مال روڈ سائیڈ باغ جناح کے اندر حضرت بابا شرف الدین صاحب کا دربار واقع ہے اس دربار پر عقیدت مند فاتحہ پڑھنے کیلئے داخل ہوتے ہیں جنہیں دعا مانگنے کے بعد فوراً چلڈرن پارک سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔

(ج) یہ سوال مبنی بر حقیقت نہ ہے کہ مذکورہ چلڈرن پارکس پر ایک عرصہ سے کوئی توجہ نہ دی گئی ہے جس سے ان پارکس کا حسن خراب ہو کر رہ گیا ہے۔ درحقیقت باغ جناح میں مفت تفریحی سہولیات میسر ہونے کی وجہ سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد روزانہ اس باغ میں آتی ہے اور اس کی خوبصورتی، رعنائی اور تفریحی سہولیات سے محظوظ ہوتی ہے۔ باغ جناح کے دیگر حصوں کی طرح ان چلڈرن پارکس پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے تاکہ اسکے حسن و رعنائی کو برقرار رکھا جائے تاہم ان پارکس میں لگائی گئی گھاس کی مناسب نشوونما اس وجہ سے نہ ہو پاتی ہے کہ عورتوں اور بچوں کی ایک بڑی تعداد ان پارکس میں داخل ہوتی ہے اور اُن کے اُچھلنے کودنے کی وجہ سے لگائی گئی گھاس کی بروقت نشوونما نہیں ہو پاتی پھر بھی انتظامیہ باغ جناح نقصان زدہ پلاٹس میں دوبارہ گھاس لگا دیتی ہے اور نوجوانوں کے داخلہ پر مستقل پابندی عائد ہے۔ ان پارکس میں نصب شدہ بچوں کی سلائیڈیں پرانی ہو چکی ہیں جن کو بروقت مرمت کر کے قابل استعمال بنایا جاتا ہے۔ جہاں تک ان پارکس میں جوان لڑکوں کے داخلے کا سوال ہے چھٹی والے دن چلڈرن پارک میں رش ہونے کی وجہ سے بسا اوقات فیملی کے ساتھ آئے ہوئے نوجوان ان چلڈرن پارکس میں داخل ہو جاتے ہیں جن کو سیکورٹی سٹاف باغ جناح بلا تعمل باہر نکال دیتا ہے۔ مزید براں چلڈرن پارک مال

روڈ سائیڈ باغ جناح کے اندر حضرت بابا شرف الدین صاحب کا دربار واقع ہے اس دربار پر عقیدت مند فاتحہ پڑھنے کیلئے داخل ہوتے ہیں جنہیں دعا مانگنے کے بعد فوراً چلڈرن پارک سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔

(د) جزوہائے بالا کا تفصیلی جواب اُوپر دیئے گئے پیرائے میں بیان کر دیا ہے مزید براں انتظامیہ پی ایچ اے و باغ جناح، ان چلڈرن پارکس کی خوبصورتی اور حُسن کو بحال رکھنے کیلئے ہر وقت کوشاں ہے۔ ان پارکس میں نصب شدہ سلائیڈوں کو بروقت مرمت کر کے قابل استعمال رکھا جاتا ہے اور نقصان زدہ حصوں میں دوبارہ گھاس لگادی جاتی ہے اور نوجوانوں کے داخلہ پر مستقل پابندی عائد ہے کیونکہ ان چلڈرن پارکس میں داخلہ فری ہوتا ہے جس وجہ سے عورتوں اور بچوں کی ایک بڑی تعداد ان تفریحی تنصیبات سے محظوظ ہوتی ہے اور گنجائش سے زیادہ عورتوں اور بچوں کی تفریحی تنصیبات کے استعمال سے بسااوقات ان کو مرمت کرنے میں وقت درکار ہوتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 مارچ 2014)

لاہور: آشیانہ ہاؤسنگ سکیم اٹاری سروبہ کا تخمینہ لاگت، تکمیل و دیگر تفصیلات

*1929: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم اٹاری سروبہ لاہور کب شروع کی گئی، یہ کب مکمل ہونا تھی اور اسکا تخمینہ لاگت کیا تھا؟

(ب) اس سکیم میں کل کتنے فلیٹس / گھر بنائے گئے ہیں بلاک وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنے فلیٹس یا گھر مکمل ہو چکے ہیں، کتنے گھر ایسے ہیں جن کے پلستر و دیگر بنیادی کام ابھی تک نہ کئے گئے ہیں، ان کی بلاک وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) مذکورہ گھر اب کن مراحل میں ہیں یہ کب تک مکمل ہو جائیں گے بروقت مکمل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) ان گھروں کو بروقت مکمل نہ کرنے والے ذمہ داران افسران، ٹھیکیداران کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 16 اگست 2013 تاریخ ترسیل 6 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم اٹاری سروبہ 12 اپریل 2011 کو شروع کی گئی یہ سکیم 11 اپریل 2013 کو مکمل ہونا تھی اس کا تخمینہ لاگت تقریباً Rs.1660.014 (M) ہے۔

(ب) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم لاہور میں کل 2537 گھر بنائے گئے ہیں، بلاک وائز تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

بلاک	3 مرلہ گھر	2 مرلہ گھر	ٹوٹل گھر

A	271	85	356
B	679	---	679
C	---	371	371
D	73	138	211
E	---	458	458
F	399	63	462
ٹوٹل	1422	1115	2537

مجموعی ٹوٹل 2537

(ج) مکمل اور زیر تعمیر گھروں کی بلاک وائز تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

مکمل گھر				زیر تعمیر گھر			زیر تعمیر گھر%
بلاک	3مرلہ	2مرلہ	ٹوٹل	3مرلہ	2مرلہ	ٹوٹل	
A	229	11	240	271	54	325	92.00%
B	37	---	37	637	---	637	66.00%
C	---	73	73	---	338	338	76.00%
D	7	---	7	50	124	174	56.00%
E	---	---	0	---	280	280	60.00%
F	---	---	0	---	---	0	0.00%
ٹوٹل	273	84	357	958	796	1754	70.00%
مجموعی ٹوٹل		357		مجموعی ٹوٹل		1754	

(د) نامکمل گھروں کو مکمل کرنے کیلئے مزید ایک سال کا عرصہ درکار ہے، نہ مکمل ہونے کی وجوہات M/s Habib Rafiq Ltd کی اپنے ذیلی ٹھیکیداروں سے اندرونی چپقلش اور ان کو وقت پر ادائیگی نہ کرنا۔

(ہ) وقت پر کام نہ کرنے والے ٹھیکیداروں کو فارغ کر دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ PLDC کے CEO کو بھی ہٹا دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9)

لاہور: یو سی 45 اور 46 میں سیوریج سسٹم و پانی کی فراہمی کی تفصیلات

*1963: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)یو سی 45اور 46لاہور کے کتنے ایسے علاقے ہیں جہاں پر سیوریج سسٹم نہ ہے۔ان علاقوں کو کب تک سیوریج سسٹم فراہم کروادیا جائے گا؟

(ب) کتنے ایسے علاقے ہیں جن میں پینے کے پانی کی فراہمی نہ کی گئی ہے،ان علاقوں میں کب تک پانی کی فراہمی شروع کر دی جائے گی؟

(تاریخ وصولی 20اگست 2013تاریخ ترسیل 6نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف)مذکورہ یوسیز میں واسا کے زیر انتظام علاقوں میں سیوریج سسٹم موجود ہے۔

(ب)مذکورہ یوسیز میں واسا کے زیر انتظام علاقوں میں واٹر سپلائی نظام موجود ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24اپریل 2014)

لاہور:لگائے گئے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1964: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یو سی 45اور 46لاہور میں واٹر فلٹریشن پلانٹس نہیں لگائے گئے اگر لگائے گئے ہیں تو ان مقامات کے نام سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی 146لاہور کی کن کن یوسیز میں واٹر فلٹریشن لگائے گئے ہیں اور کتنی یوسیز ایسی ہیں جن میں تاحال واٹر فلٹریشن پلانٹس نہیں لگائے گئے۔اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی 146لاہور کی جن یوسیز میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے۔ان پر کتنے اخراجات آئے۔یوسیز وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د)ان میں سے کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں اور کتنے خراب یا بند پڑے ہیں ان کو ٹھیک کیوں نہیں کروایا جارہا ہے؟

(تاریخ وصولی 20اگست 2013تاریخ ترسیل 6نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) واسا لاہور نے یو سی 45اور 46میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا ہے۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں پی پی 146 میں واسا لاہور نے مندرجہ ذیل جگھوں پر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں:۔

(1)شاہ کمال روڈ مجاہد آباد مغل پورہ ٹیوب ویل UC-47، (2) جہانگیر روڈ مغل پورہ ٹیوب ویل UC-48

(3)ڈرائی پورٹ مغل پورہ ٹیوب ویل UC-55، (4) اقبال پارک ٹیوب ویل UC-56

پی پی 146 کی تین یو سیز ایسی ہیں جن میں تاحال واسا نے واٹر فلٹریشن پلانٹس نہیں لگائے۔ جن یو سیز میں پینے والے پانی میں سنکھیا کی مقدار زیادہ ہے وہاں ترجیحی بنیادوں پر واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں

(ج)واسا لاہور نے پی پی 146 میں درج بالا چار عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے جن کی تنصیب پر 2.3 ملین روپے فی واٹر فلٹریشن پلانٹ خرچ آیا۔

(د)اس وقت مذکورہ بالا تمام فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 24 اپریل 2014)

لاہور: باغ جناح میں موجود دو پارکوں کی ابتر صورت حال کی تفصیلات

***1997: جناب احمد شاہ کھگہ**: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جناح باغ لاہور میں بچوں / خواتین کے لئے دو پارک ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان دونوں پارکوں میں بچوں کی سلائیڈیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور وہاں گھاس کی خوبصورتی پر کوئی توجہ نہ دی جاتی ہے؟

(ج) حکومت متعلقہ ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 20 اگست 2013 تاریخ ترسیل 12 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ باغ جناح میں دو چلڈرن پارکس ہیں جن میں صرف بچوں اور فیملی کے داخلہ کی اجازت ہے جبکہ جوان لڑکوں کے داخلے پر پابندی ہے۔ تاہم چھٹی والے دن ان چلڈرن پارک میں رش ہونے کی وجہ سے بسا اوقات فیملی کے ساتھ آئے ہوئے نوجوان ان چلڈرن پارک میں داخل ہو جاتے ہیں جن کو سیکورٹی سٹاف باغ جناح بلا تعمل باہر نکال دیتا ہے۔ مزید براں چلڈرن پارک مال روڈ سائیڈ باغ جناح کے اندر حضرت بابا شرف الدین صاحب کا دربار واقع ہے اس دربار پر عقیدت مند فاتحہ پڑھنے کیلئے داخل ہوتے ہیں جنہیں دعا مانگنے کے بعد فوراً چلڈرن پارک سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔

(ب) درحقیقت باغ جناح میں مفت تفریحی سہولیات میسر ہونے کی وجہ سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد روزانہ آتی ہے اور اس کی خوبصورتی، رعنائی اور تفریحی سہولیات سے محظوظ ہوتی ہے۔ باغ جناح کے دیگر حصوں کی طرح ان چلڈرن پارکس پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے تاکہ اسکے حسن و رعنائی کو برقرار رکھا جائے تاہم ان پارکس میں نصب شدہ بچوں کی سلائیڈیں پرانی ہو چکی ہیں جن کو بروقت مرمت کر کے قابل استعمال بنایا جاتا ہے نیز ان پارکوں میں لگائی گئی گھاس کی مناسب نشوونما اس وجہ

سے نہ ہو پاتی ہے کہ عورتوں اور بچوں کی ایک بڑی تعداد ان پارکس میں داخل ہوتی ہے اور اُن کے اُچھلنے کودنے کی وجہ سے لگائی گئی گھاس کی بروقت نشوونما نہ ہو پاتی ہے تاہم پھر بھی انتظامیہ باغ جناح نقصان زدہ پلاٹس میں دوبارہ گھاس لگا دیتی ہے۔

(ج) باغ جناح میں روزانہ صبح و شام سیر کرنے والے حضرات باغ جناح کی تزئین و آرائش کی بابت پی ایچ اے انتظامیہ کی معترف ہیں اور وہ اس بات کے داعی ہیں کہ پی ایچ اے انتظامیہ کے زیر کنٹرول باغ جناح کی خوبصورتی میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 مارچ 2014)

ضلع ننکانہ صاحب: گاؤں سیدوالہ کے سیوریج سسٹم کی بندش کی تفصیلات

*2000: جناب جمیل حسن خان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 174 ننکانہ صاحب کی حدود میں ٹاؤن سیدوالا کے سیوریج نظام پر 2007-2002 کے دوران میں کروڑوں روپے خرچ کئے گئے، واٹر ڈسپوزل کے لئے ٹیوب ویل نصب کیا گیا؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو یہ سیوریج نظام کروڑوں روپے خرچ کرنے کے باوجود بند پڑا ہے، آیا محکمہ نے اس کو چلانے کے لئے کوئی پلان تیار کیا ہے اگر ہاں تو اس کی تفصیلات بیان کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کام میں ناقص میٹریل استعمال ہوا جس بناء پر مقررہ مدت سے پہلے ہی ناکارہ ہو گیا ہے؟

(د) کیا حکومت اس کی تحقیقات کروانے اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے، اس کام کو مکمل کرنے اور اس کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 20 اگست 2013 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) سیدوالہ پی پی 174 ننکانہ صاحب میں 2002 سے لیکر جولائی 2005ء تک سیوریج کی مد میں کوئی رقم خرچ نہیں البتہ اگست 2005ء میں سیوریج سکیم سیدوالہ 7.675 ملین روپے کی لاگت سے منظور ہوئی جو جون 2007ء میں مکمل ہو گئی۔ بعد ازاں 2009ء میں ترمیمی سکیم سیدوالہ منظور ہوئی تو تخمینہ لاگت 7.675 ملین سے بڑھ کر 8.780 ملین ہو گیا جسکی تکمیل جون 2011 میں ہوئی گندے پانی ڈسپوزل کے لئے دو عدد پمپ نصب کئے گئے ہیں۔

(ب) سکیم پر کل رقم 9.106 ملین روپے خرچ ہوئے۔ تکمیل کے بعد سکیم کی دیکھ بھال کا ذمہ TMA ننکانہ صاحب کا تھا جسکے لئے TMA ننکانہ صاحب کو بارہا درخواست کی گئی لیکن متعدد کوششوں کے باوجود سکیم TMA کے حوالے نہ ہو سکی نتیجتاً بجلی کا بل ادا نہ ہونے کے سبب بجلی کا کنکشن منقطع ہو گیا۔ اور سکیم عملاً بند ہو گئی محکمہ کے پاس سکیم کی دیکھ بھال کے لیے رقم موجود

نہیں ہے اور اسکی مکمل بحالی کے لئے تقریباً 1.5 ملین روپے درکار ہونگے تخمینہ لاگت ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اگر حکومت یہ رقم مہیا کردے تو سکیم دوبارہ بحال کی جا سکتی ہے ا

(ج) سکیم محکمہ کے مقرر کردہ معیار کے مطابق تعمیر ہوئی ہے البتہ 3 سال سے دیکھ بھال نہ ہونے کے سبب اور بجلی کا کنکشن منقطع ہونے کے باعث بند ہو گی جب یہ معاملہ DCO ننکانہ صاحب کے علم میں لایا گیا تو انہوں نے TMA اور PHED کی مشترکہ میٹنگ بلائی اور طے پایا کہ محکمہ سکیم چلائے گا اور TMA اس کو Take over کرے گا۔DCO صاحب کی ہدایت کے مطابق بجلی کا کنکشن بحال کروا کر اور ضروری مرمت کے بعد مشینری چالو کر دی گئی لیکن TMA نے سکیم پھر بھی Take over نہیں کی اور مطالبہ کر دیا کہ تمام سیور پائپوں کی صفائی کروا کے دیں۔پائپوں میں جمع شدہ گار کی صفائی کے بعد سکیم بحال ہو سکتی ہے.بحالی کا تخمینہ لاگت اوپر (ب) میں بیان کیا گیا ہے۔

(د) تاحال محکمہ نے کسی قسم کی تحقیقات کا آغاز نہیں کیا اور نہ ہی ایسا ارادہ ہے کیونکہ سکیم کی تکمیل کے بعد دیکھ بھال کی ذمہ داری TMA کی تھی۔ سکیم کے بند ہونے میں محکمہ کا کوئی قصور نہیں ہے اگر حکومت فنڈز مہیا کر دے تو سکیم بحال ہو سکتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 مارچ 2014)

ضلع بہاولنگر: پی پی 284 میں قائم (LOW) لوانکم سکیم کی تفصیلات

***2005: جناب محمد نعیم انور:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 284 فورٹ عباس شہر ضلع بہاولنگر میں (Low) انکم سکیم جو کہ عرصہ 35 سال سے نامکمل اور بند پڑی ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈویلپمنٹ مکمل نہ ہونے کی وجہ سے آج تک یہ غیر آباد ہے جبکہ پلاٹوں کی الاٹمنٹ ہو چکی ہے اور مالکان تمام اقساط جمع کروا چکے ہیں، کیا محکمہ اس کی ڈویلپمنٹ مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(تاریخ وصولی 20 اگست 2013 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ

(الف) جی نہیں۔یہ اسکیم 1978 میں ہر لحاظ سے مکمل ہو چکی ہے۔تمام پلاٹوں کی الاٹمنٹ بھی مکمل ہے۔لیکن شہری آبادی سے مناسب فاصلہ نہ ہونے کی وجہ سے اسکیم غیر آباد ہے۔

(ب) جی نہیں۔اس اسکیم کے تمام ترقیاتی کام 1978 میں مکمل ہو چکے ہیں۔لیکن اسکیم کے غیر آباد ہونے اور ایک طویل عرصے سے Maintenance نہ ہونے کی وجہ سے اس کی سروسز غیر فعال ہو چکی ہے جس کو بحال کرنے کی ضرورت ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 مارچ 2014)

ضلع بہاولنگر: واٹر سپلائی اور سیوریج کی فراہمی کی تفصیلات

*2006: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پی پی 284 فورٹ عباس ضلع بہاولنگر میں پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی تقریباً 16 واٹر سپلائی سکیمیں جو مختلف دیہاتوں کو پینے کا پانی مہیا کر رہی تھیں، عرصہ دراز سے بند پڑی ہیں، جس کی وجہ سے علاقہ کے لوگ پینے کے پانی سے محروم ہیں، محکمہ ان کو کب تک چالو کر دے گا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 284 میں کھچی والا اور مروٹ دو اہم قصبے ہیں جن کا زیر زمین پانی انتہائی کڑوا ہے ان دونوں قصبوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج نہ ہونے کے برابر ہے کیا محکمہ ان دونوں قصبوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے نظام کو بہتر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 20 اگست 2013 تاریخ ترسیل 27 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) 1۔ حلقہ پی پی 284 فورٹ عباس ضلع بہاول نگر میں 16 واٹر سپلائی سکیمیں اس لیے بند پڑی ہیں۔ ان میں اکثر کینال سورس پر تھیں جن کو عوام نے بعد میں پسند نہ کیا۔ اور کچھ سکیمیں اپنا Designed پریڈ ختم ہونے پر بند ہو گئی تھیں۔ محکمہ Devolved ہونے کے بعد ان سکیموں کی دیکھ بھال نہ کی جا سکی جس کی وجہ سے واٹر سپلائی سکیمیں بند ہو گئی تھیں۔ سال 2013-14 میں محکمہ نے سروے کیا اور 16 واٹر سپلائی سکیموں میں سے 11 واٹر سپلائی سکیمیں Rehabilitation Block برائے سال 2014-15 میں شامل کر لی گئی ہیں۔ ان میں سے 7 واٹر سپلائی سکیمیں Approved ہو چکی ہیں (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ باقی 4 واٹر سپلائی سکیمیں منظوری کے مراحل میں ہیں محکمہ قواعد و ضوابط کو پورا کرتے ہوئے یہ سکیمیں سال 2014-15 اور 2015-16 میں مکمل کر کے چالو کر دے گا۔

(ب) 1۔ یہ درست ہے کہ کھچی والا اور مروٹ حلقہ پی پی 284 میں اہم قصبے ہیں اور ان کا زیر زمین پانی کڑوا ہے۔ واٹر سپلائی سکیم کھچی والا مالی سال 1990-91 اور واٹر سپلائی سکیم مروٹ مالی سال 1985-86 کے دوران مکمل ہوئی تھی اور دونوں سکیمیں چل رہی ہیں۔ تاہم آبادی کے بڑھنے کی وجہ سے ان دونوں قصبوں کی اضافی آبادی کو پانی سپلائی نہ ہو رہا ہے۔ اس لئے دونوں قصبوں کی واٹر سپلائی سکیموں کی توسیع کے لیے CM Directive جاری ہو چکا ہے جس کا نمبر درج ذیل ہے

Dated: 10-10-2014 M Directive No. DS (REGU) CMO/AA-191/14/C/039715 Feasibility Report/one page Estimate جمع کروا دیئے ہیں۔ (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ سیورج سکیم کھچی والا اور سیورج سکیم مروٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی Feasibility Report /one page Estimate تیار کر کے محکمہ نے منظوری کے لیے CM Office بجھوا دی ہیں۔ کیونکہ کھچی والا اور مروٹ

میں محکمہ PHED نے نکاسی آب کی کوئی سکیم نہ بنائی ہے صورت حال گمبھیر ہے۔ تاہم دونوں قصبوں کے وسیع تر مفاد میں نکاسی آب کے لیے ان کمپونٹس Disposal Work, Trunk Sewer, Lateral Sewer, Drain, Sullage Carrier, Street Payment کو شامل کیا گیا ہے۔ لہذا محکمہ منظوری کے بعد قوائد و ضوابط کو سامنے رکھتے ہوئے 2 سال کی مدت میں مکمل کر دے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 7 فروری 2014)

بہاول پور: واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبہ جات کی منظوری و دیگر تفصیلات

***2023: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی**: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی 271 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے کتنے منصوبہ جات کی منظوری دی، سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) یہ منصوبہ جات کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی، اب یہ کن مراحل میں ہیں؟

(ج) ان منصوبہ جات کا تخمینہ لاگت کیا تھا؟

(د) کتنے منصوبہ جات تاخیر کا شکار ہیں اس کی وجوہات اور ان کے ذمہ داران کون کون ہیں، ان کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ان منصوبہ جات کی بروقت تکمیل نہ ہونے کے باعث تخمینہ لاگت میں کروڑوں روپے کا اضافہ کرنا پڑتا ہے جو سراسر عوامی پیسے کا ضیاع ہے؟

(و) کیا حکومت کروڑوں روپے کے ضیاع کو روکنے کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2013 تاریخ ترسیل 18 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی 271 بہاولپور میں سیوریج کے کل 9 منصوبوں کی منظوری دی جبکہ پچھلے پانچ سالوں میں واٹر سپلائی کا کوئی منصوبہ منظور نہ ہوا تفصیل منصوبہ جات درج ذیل ہے۔

مالی سال	نام منصوبہ	تخمینہ لاگت ملین روپے	تاریخ آغاز	تاریخ تکمیل
2010-11	1۔ تعمیر نالی و سولنگ حفیظ آباد کالونی سمہ سٹہ روڈ بہاولپور	1.001	12-02-2011	11-04-2011
2010-11	2۔ تعمیر نالی و سولنگ بستی کریم کالونی موضع ڈیرہ	1.532	25-02-2011	24-05-2011

	عزت نزد نواز شریف ہوٹل بہاولپور			
2010-11	3۔ تعمیر سیور تج، کارپٹنگ سٹریٹ ناصر قریشی والی بستی یارانزد یار اماڈل ٹاؤن بی بہاولپور	0.251	12-02-2011	11-04-2011
2012-13	4۔ تعمیر سیور لائن و سولنگ چاہ نور والا جیلانی کالونی درزی والی گلی، اختر والی گلی، چک نمبر 9 بی سی، گلی خواجگان مقبول کالونی بہاولپور	1.900	19-09-2012	18-11-2012
2012-13	5۔ تعمیر سیور لائن سرور آباد گوٹھ غنی، ٹبہ بدر شیر، رفیق والی گلی، بہاولپور	1.906	19-09-2012	18-11-2012
2012-13	6۔ تعمیر سیور لائن و سولنگ چاندی پیر نزد بستی چاہ چل والا، شیریں والا، کوہ بستی، بستی بھیڈواں بہاولپور	1.637	19-09-2012	18-11-2012
2012-13	7۔ تعمیر سیور لائن، وٹف ٹائل دلاور کالونی، مختار سٹریٹ، دیوان کالونی بہاولپور	1.800	20-09-2012	19-11-2012
2013-14	8۔ تنصیب برائے فورسمین از بھٹہ جات ڈسپوزل سٹیشن تابند اداخلی تحصیل بہاولپور	171.176	29-09-2014	30-06-2016
2013-14	9۔ سیور لائن از بی۔ وی ہسپتال سے ڈسپوزل ورکس لال باغ تحصیل بہاولپور۔	175.443	29-09-2014	30-06-2016

(ب) منصوبہ جات سال سیریل نمبر 1 تا 7 مالی سال 11-2010، 13-2012 میں شروع ہوئے اور مدت تکمیل 30.06.2011 اور 30.06.2013 تھی جبکہ سیریل نمبر 8 تا 9 مالی سال 14-2013 میں شروع ہوئے ور مالی سال مالی سال 16-2015 میں مکمل ہوں گے۔ تفصیل سوال جز الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تخمینہ لاگت سیریل جُز الف میں درج۔

(د) سیریل نمبر 1 تا 7 کے منصوبہ جات بروقت مکمل ہوئے۔ اور سیریل نمبر 8 اور 9 پر کام جاری ہے اور ان کی مدت تکمیل 30-06-2016 ہے لہذا ان منصوبوں میں کوئی تاخیر نہ ہے۔

(ہ) غلط ہے۔

(و) تمام منصوبہ جات بروقت مکمل ہوئے ہیں۔ لہذا کوئی مالیاتی ضیاع نہ ہوا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 جولائی 2014)

بہاول پور: واٹر سپلائی کی سکیموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***2024: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 271 بہاولپور میں واٹر سپلائی کی کتنی سکیمیں کام کر رہی ہیں؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں کتنی واٹر سپلائی کی سکیمیں کب سے بند پڑی ہیں، حکومت کب تک ان کو چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2013 تاریخ ترسیل 18 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) پی پی 271 بہاولپور میں واٹر سپلائی کی ایک سکیم مالی سال 07-2006 میں شروع ہوئی جس کا تخمینہ لاگت 282.533 ملین روپے ہے اس منصوبے میں درج ذیل چار آبادیاں شامل ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

1۔ مقبول کالونی۔ 2۔اسلامی کالونی 3۔ماڈل ٹاؤن (سی) 4۔ سنٹرل سٹی بہاولپور

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

درج بالا چار آبادیوں میں سیریل نمبر 1 تا 3 مکمل ہو کر ٹی ایم اے سیٹ بہاولپور کو مورخہ 2014-04-30 کو Hand Over کر دیا گیا ہے جبکہ سیریل نمبر 4 کا کام مکمل ہو چکا ہے اور Testing کے مراحل میں ہے اور یہ سکیم موجودہ مالی سال میں چلا کر ٹی ایم اے سٹی بہاولپور کے حوالے کر دی جائے گی۔

(ب) حلقہ پی پی 271 بہاولپور میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر انتظام کوئی واٹر سپلائی سکیم بند نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 جنوری 2014)

واسا کے نادہندہ محکمہ جات کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

***2061: محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ایچ اے، محکمہ آبپاشی، اوقاف، پولیس، محکمہ صحت سمیت دیگر 26 محکمے ایل ڈی اے (واسا) کے نادہندہ ہیں ان محکموں نے ایل ڈی اے واسا کے واجبات ادا کرنے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 19 کروڑ 85 لاکھ روپے کی وصولی کے لئے ایل ڈی اے نے پنجاب کے مختلف محکموں کو واجبات کی وصولی کے لئے نوٹس جاری کر دیئے ہیں؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان نادہندہ محکموں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2013 تاریخ ترسیل 28 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست ہے کہ پی ایچ اے، محکمہ آبپاشی، اُوقاف، پولیس، محکمہ صحت سمیت دیگر محکمے واسا لاہور کے نادہندہ ہیں۔ ان محکموں کی تعداد 39 ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ واسا لاہور نے پنجاب کے مختلف محکموں کو واجبات کی وصولی کے لیے نوٹس جاری کئے ہیں جس کے مطابق تقریباً پچیس کروڑ روپے کی وصولی اِن محکمہ جات سے مطلوب ہے۔

(ج) واسا لاہور اِن نادہندہ محکمہ جات کے خلاف بمطابق قانون کاروائی کا ارادہ رکھتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 مارچ 2014)

شیخوپورہ: واٹر سپلائی و سیوریج کے منظور کئے گئے منصوبہ جات و دیگر تفصیلات

*2111: **جناب محمد عارف خان سندیلہ:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شیخوپورہ شہر کے لئے مالی سال 06-2005 سے مالی سال 08-2007 تک واٹر سپلائی اور سیوریج کے کتنے منصوبے، کتنی کتنی رقم کے منظور ہوئے۔ اسٹیمیٹ وائز بتایا جائے؟

(ب) مذکورہ ہر منصوبے کے لئے عوض مالی سال وائز کتنی کتنی رقم مختص ہوئی؟

(ج) 06-2005 سے 08-2007 تک مالی سال وائز مذکورہ ہر منصوبے پر کتنی کتنی رقم خرچ ہوئی اور کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(د) اتنی کثیر رقم خرچ ہونے کے عوض کیا پورا شہر واٹر سپلائی اور سیوریج سے مستفید ہو رہا ہے، اگر نہیں تو جو پورشن رہتا ہے اس کا نقشہ فراہم کیا جائے اور مذکورہ کیے جانے والے کام کا تخمینہ بتایا جائے؟

(ہ) ہر منصوبے پر کس کس ٹھیکیدار کو کتنی کتنی رقم کا کام الاٹ ہوا اور انہوں نے کتنی کتنی رقم کا کام کیا۔ ان مالی سالوں میں جتنے بھی واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبہ جات منظور ہوئے ان کے چیف انجینئر صاحب سے تصدیق شدہ ایک ایک کاپی ایوان میں فراہم کی جائے؟

(و) ہر ٹھیکیدار کی طرف سے شہر میں کئے گئے کام کا الگ نقشہ تیار کر کے ایوان میں پیش کیا جائے؟

(ز) محکمہ کی طرف سے کئے گئے کام میں کیا کوئی آبادی گلیاں ایسی بھی ہیں جو محکمہ کے علم میں ہیں جہاں پائپ تو پڑے ہیں اور چل نہیں رہے ان کی تفصیل مہیا کی جائے؟

(ح) کیا یہ درست ہے کہ شہر میں کثیر رقم نکاسی آب پر خرچ ہونے کے باوجود بھی تعمیراتی کام منصوبہ بندی کے تحت نہیں ہوا، جس کی مثال حالیہ بارشوں میں بھکھی روڈ پر گھروں میں 4 سے 5 فٹ تک پانی کھڑا ہو گیا۔ کیا حکومت اس بابت تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 23 اگست 2013 تاریخ ترسیل 20 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) شیخوپورہ شہر کے لیے 06-2005 سے مالی سال 08-2007 تک واٹر سپلائی اور سیوریج کے منظور کیے گئے منصوبوں کی ایسٹیمیٹ وائز تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہر منصوبے کے لیے مالی سال وائز مختص کی گئی رقم کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)06۔2005سے08۔2007تک ہر منصوبہ پر اور کل خرچ کی گئی رقم کی تفصیل(Annex-C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)اس رقم کے خرچ ہونے سے شہری آبادی کا بیشتر حصہ واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت سے مستفید ہو رہا ہے۔علاوہ ازیں شیخوپورہ شہر کے اطراف میں انڈسٹری کی بہتات ہے اور لاہور شہر کے قریب ترین ہونے کی وجہ سے شیخوپورہ شہر روز بروز بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے۔لہذا واٹر سپلائی اور سیوریج کی ضرورت ہر گزرے وقت کے ساتھ بڑھتی رہتی ہے۔لہذا نئی آباد ہونے والی آبادیوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی ضروت ہے جس کا ماسٹر پلان تیار کرواکر تخمینہ لگوالیا جائے گا۔

(ہ)ہر ٹھیکیدار کو الاٹ شدہ کام کی مالیت اور ان کی طرف سے مکمل کیے گئے کام کی مالیت کی تفصیل(Annex-D)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ا

مذکورہ مالی سالوں کے دوران واٹر سپلائی اور سیوریج کی منظور شدہ منصوبوں کی تصدیق شدہ کاپی(Annex-E)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و)مذکورہ مالی سالوں میں ہر ٹھیکیدار کی طرف سے شیخوپورہ شہر میں کیے گئے کاموں کا نقشہ پر(Annex-F)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز)مالی سال06۔2005سے08۔2007تک محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئر نگ شیخوپورہ کی طرف سے بچھائے گئے تمام پائپ چالو کر کے ٹی۔ایم۔اے شیخوپورہ کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔

(ح)شیخوپورہ شہر میں تمام رقم باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت خرچ کی گئی ہے جسکی وجہ سے نکاسی آب کی صورت حال بہت بہتر ہے۔حالیہ شدید بارشوں اور سیلابی صورت حال میں ڈسپوزل ورکس پر تنصیب شدہ مشینری کے استعمال کی وجہ شہر بھر کے لوگ نکاسی آب کی سہولت سے مسفید رہے اور کہیں بھی نکاسی آب کا مسئلہ نہ رہا۔ بھکھی روڈ پر سیور کا پرانا نظام جو کہ وقت کے ساتھ وسیع نہ کیا تھا اس وجہ سے مسئلہ درپیش تھا۔ بھکھی روڈ کی تعمیر نو سے اور اس کے ساتھ سیور ڈالے جانے سے اس علاقہ کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ان پراجیکٹ میں کوئی بے ضابطگی نہیں پائی گئی ہے اس لیے ان میں کسی تحقیقات کی ضرورت نہ ہے

<u>(تاریخ وصولی جواب)</u>

<u>شیخوپورہ:09-2008سے14-2013کے دوران واٹر سپلائی و سیوریج کے منظور کئے گئے منصوبہ جات کی تفصیلات</u>

***2112:<u>جناب محمد عارف خان سندیلہ</u>:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)شیخوپورہ شہر کیلئے مالی سال09۔2008سے مالی سال14۔2013تک واٹر سپلائی اور سیوریج کے کتنے منصوبے، کتنی کتنی رقم کے منظور ہوئے،اسٹیمیٹ وائز بتایا جائے؟

(ب)مذکورہ ہر منصوبے کے لئے مالی سال وائز کتنی کتنی رقم مختص ہوئی؟

(ج)09-2008 سے 11-2010 تک مالی سال وائز مذکورہ ہر منصوبے پر کتنی کتنی رقم خرچ ہوئی اور کل کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(د) اتنی کثیر رقم خرچ ہونے کے عوض کیا پورا شہر واٹر سپلائی اور سیوریج سے مستفید ہو رہا ہے اگر نہیں تو جو پورشن رہتا ہے، اس کا نقشہ فراہم کیا جائے اور مذکورہ کیے جانے والے کام کا تخمینہ بتایا جائے؟

(ہ) ہر منصوبے پر کس کس ٹھیکیدار کو کتنی کتنی رقم کا کام الاٹ ہوا اور انہوں نے کتنی کتنی رقم کا کام کیا۔ 09-2008 سے لیکر 14-2013 ان مالی سالوں میں جتنے بھی واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبہ جات منظور ہوئے، ان کے چیف انجینئر صاحب سے تصدیق شدہ ایک ایک کاپی ایوان میں فراہم کی جائے؟

(و) 09-2008 سے لیکر 14-2013 ہر ٹھیکیدار کی طرف سے شہر میں کئے گئے، کام کا الگ نقشہ تیار کر کے ایوان میں پیش کیا جائے؟

(ز) 09-2008 سے لیکر 14-2013 محکمہ کی طرف سے کئے گئے کام میں کیا کوئی آبادی گلیاں ایسی بھی ہیں جو محکمہ کے علم میں ہیں جہاں پائپ تو پڑے ہیں اور چل نہیں رہے ان کی تفصیل مہیا کی جائے؟

(ح) کیا یہ درست ہے کہ شہر میں کثیر رقم نکاسی آب پر خرچ ہونے کے باوجود بھی تعمیراتی کام منصوبہ بندی کے تحت نہیں ہوا، جس کی مثال حالیہ بارشوں میں بھکھی روڈ پر گھروں میں 4 سے 5 فٹ تک پانی کھڑا ہو گیا کیا حکومت اس بابت تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 23 اگست 2013 تاریخ ترسیل 20 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) شیخوپورہ شہر کے لیے 09-2008 سے مالی سال 14-2013 تک واٹر سپلائی اور سیوریج کے منظور کیے گئے منصوبوں کی ایسٹیمیٹ وائز تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہر منصوبے کے لیے مالی سال وائز مختص کی گئی رقم کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 09-2008 سے 11-2010 ہر منصوبہ پر اور کل خرچ کی گئی رقم کی تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس رقم کے خرچ ہونے سے شہری آبادی کا بیشتر حصہ واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت سے مستفید ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں شیخوپورہ شہر کے اطراف میں انڈسٹری کی بہتات ہے اور لاہور شہر کے قریب ترین ہونے کی وجہ سے شیخوپورہ شہر روز بروز بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے۔ لہذا واٹر سپلائی اور سیوریج کی ضرورت ہر گزرے وقت کے ساتھ بڑھتی رہتی ہے۔ لہذا نئی آباد ہونے والی آبادیوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی ضرورت ہے جس کا ماسٹر پلان تیار کروا کر تخمینہ لگوا لیا جائے گا۔

(ہ) ہر ٹھیکیدار کو الاٹ شدہ کام کی مالیت اور ان کی طرف سے مکمل کیے گئے کام کی مالیت کی تفصیل (Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2008-09 سے 2013-14 کے دوران واٹر سپلائی اور سیوریج کے منظور شدہ منصوبوں کی تصدیق شدہ کاپی (Annex-E) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) مذکورہ مالی سالوں میں ہر ٹھیکیدار کی طرف سے شیخوپورہ شہر میں کیے گئے کاموں کا نقشہ (Annex-F) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) مذکورہ مالی سالوں کے دوران محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ شیخوپورہ کی طرف سے بچھائے گئے تمام پائپ چالو کر کے ٹی۔ایم۔اے شیخوپورہ کے حوالے کر دیے گئے ہیں۔تام محلہ آرائیانوالہ میں ٹیوب ویل پر واپڈا کی طرف سے تاحال بجلی نصب نہ کی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے مذکورہ علاقوں میں بچھائے گئے پائپ چالو نہ کیے جا سکے ہیں۔ بجلی کی فراہمی ہوتے ہی مذکورہ علاقے میں بھی پائپ چالو کر دیے جائیں گے۔

(ح) شیخوپورہ شہر میں تمام رقم باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت خرچ کی گئی ہے جسکی وجہ سے نکاسی آب کی صورت حال بہت بہتر ہے۔ حالیہ شدید بارشوں اور سیلابی صورت حال میں ڈسپوزل ورکس پر تنصیب شدہ مشینری کے استعمال کی وجہ شہر بھر کے لوگ نکاسی آب کی سہولت سے مستفید رہے اور کہیں بھی نکاسی آب کا مسئلہ نہ رہا۔ بھکھی روڈ پر سیور کا پرانا نظام جو کہ وقت کے ساتھ وسیع نہ کیا گیا تھا اس وجہ سے مسئلہ درپیش تھا۔ بھکھی روڈ کی تعمیر نو سے اور اس کے ساتھ سیور ڈالے جانے سے اس علاقے کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ان پراجیکٹ میں کوئی بے ضابطگی نہ پائی گئی ہے اس لیے ان میں کسی تحقیقات کی ضرورت نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب)</u>

<u>گوجرانوالہ شہر: لگائے گئے ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

<u>*2143: چودھری اشرف علی انصاری</u>: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ شہر میں کتنے ٹیوب ویل نصب ہیں۔کتنے اس وقت ٹھیک اور کتنے خراب ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 93 گوجرانوالہ میں گٹروں کا پانی صاف پینے کے پانی میں مکس ہو کر آ رہا ہے اس ضمن میں محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ پی پی 93 گوجرانوالہ میں واٹر سپلائی پائپ لائنز غیر معیاری ہونے کی وجہ سے پانی کا پریشر برداشت نہیں کر پاتیں اور جگہ جگہ سے پھٹ رہی ہیں؟

(د) کیا محکمہ نے اس سلسلہ میں کوئی انکوائری کی، اگر انکوائری کی گئی ہے تو ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی 23 اگست 2013 تاریخ ترسیل 20 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ

(الف) اس وقت شہر میں کل 65 ٹیوب ویل نصب ہیں جو کہ تمام درست حالت میں ہیں۔

(ب) تاحال پینے کے صاف پانی میں گندے پانی کے شامل ہونے کی ہونے کی کوئی شکایت نہ ہے۔ جونہی کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو اسے فوری طور پر حل کر دیا جاتا ہے۔

(ج) حلقہ پی پی 93 کے کچھ علاقوں میں پینے کے صاف پانی کے کنکشن کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے بعض جگہ پر واٹر سپلائی پائپ لیک ہوتے تھے اس سلسلہ میں لوگوں کو پانی کے کنکشن لینے کے لئے آمادہ کیا گیا کنکشن کی تعداد بڑھنے کی وجہ سے اب لائنیں پھٹنے کی شکایات ختم ہو گئیں ہیں۔

(د) واٹر سپلائی پائپ حکومت پنجاب کی منظور شدہ فرموں سے خرید کر بچھائے گئے ہیں اس لیے انکوائری کی ضرورت نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 جولائی 2014)

فیصل آباد: پی ایچ اے کی طرف سے لگائے گئے پودوں، درختوں کی تفصیلات

***2161**: میاں طاہر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :–

(الف) پی ایچ اے فیصل آباد نے شہر میں سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم پودے اور پھول دار پودے لگانے پر خرچ کی؟

(ب) کہاں کہاں پودے اور درخت لگائے گئے؟

(ج) اس عرصہ کے دوران کس کس روڈ اور چوک پر پھول دار پودے لگائے گئے؟

(د) اس عرصہ کے دوران کس کس ادارے نے پی ایچ اے کو کتنی رقم کس کس چوک اور روڈ / سڑک پر پودے اور پھول لگانے کے لئے فراہم کی؟

(ہ) کیا ان سالوں کے دوران رقم جن جن کاموں پر خرچ ہوئی ہے، اس کی تحقیقات کروائی گئی ہیں، اگر ہاں تو یہ تحقیقات کس نے کی ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(و) کتنی رقم کے خورد برد کا انکشاف ہوا ہے اور اس کے ذمہ دار کون کون ٹھہرے اور ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا؟

(تاریخ وصولی 26 اگست 2018 تاریخ ترسیل 21 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ

(الف)پی ایچ اے فیصل آباد نے مالی سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران پودوں اور پھولدار پودوں پر 16.289 ملین روپے خرچ کیے۔

(ب)مذکورہ رقم سے پی ایچ اے کے زیر کنٹرول شہر کے چاروں ٹاؤنز کے پارکوں، گرین بیلٹس، سنٹرل میڈینز اور روڈ سائیڈ وغیرہ میں جہاں جہاں ضرورت تھی پودے لگائے گئے۔

(ج)چاروں شہری ٹاؤنز کے اہم پارکوں، گرین بیلٹس چوکس وغیرہ میں جہاں بھی ضرورت تھی وہاں پر پھول دار پودے لگائے گئے۔

(د)جی ڈی اے پلازہ کی طرف سے اس عرصہ کے دوران 0.100 ملین روپے ملت ٹاؤن پارکس میں پودے لگانے کے لیے فراہم کیے گئے اور 1.500 ملین روپے عبداللہ پور انڈر پاس پر پودے اور ہارٹیکلچر ورک کے لیے محکمہ پراونشل ہائی ویز نے مہیا کیے اس کے علاوہ محکمہ ڈی اور وڈز نے وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کی روشنی میں ترقیاتی فنڈز سے ہارٹیکلچر ورک کیلئے 2% کے مطابق 3.885 ملین روپے فراہم کیے۔

(ہ)اس بارے میں کوئی تحقیقات نہیں ہوئی اور نہ ہی اس بارے میں کوئی شکایت ہی موصول ہوئی تھی۔

(و)ان سالوں کے دوران کوئی شکایت موصول نہ ہوئی اور اس لیے اس بارے میں کوئی تحقیقات کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔

(تاریخ وصولی جواب 29 اپریل 2014)

فیصل آباد: پی ایچ اے کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

***2162: میاں طاہر:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد پی ایچ اے کے کل ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں؟

(ب)ان ملازمین کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات تنخواہوں کے اور دیگر مد وائز بتائیں؟

(ج) گریڈ پانچ اور اوپر کے ملازمین میں سے کس کس کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائی ہو رہی ہے۔ تفصیل عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں؟

(د) کس کس ملازم کے خلاف رقم کی خورد برد پر کارروائی یا انکوائریاں ہو رہی ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ مع عرصہ تعیناتی بتائیں؟

(ہ) کیا جن ملازمین کے خلاف رقم کی خورد برد پر کارروائی یا انکوائری ہو رہی ہے ان کو اس ضلع سے ٹرانسفر کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 26 اگست 2018 تاریخ ترسیل 21 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) تفصیل ملازمین بر فلیگ (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 12-2011 کے دوران تنخواہوں اور الاؤنسز پر 192.113 ملین روپے خرچ ہوئے اور مالی سال 13-2012 کے دوران تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں 196.658 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ج) کوئی نہ ہے۔

(د) کوئی نہ ہے۔

(ہ) کوئی نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 اپریل 2014)

پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*2170: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران LDA,RDA,FDA,MDA,GDA نے کتنی پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری دی ہے؟

(ب) کتنی ہاؤسنگ سکیمیں ہیں جو ان اداروں سے منظوری لیے بغیر اخبارات اور ٹی وی اشتہارات دے رہی ہیں؟

(ج) کیا منظور شدہ سکیموں میں 20 فیصد پلاٹس بحق ڈویلپمنٹ اتھارٹی رہن رکھے گئے ہیں یا نہیں؟

(د) ایسی کتنی ہاؤسنگ سکیمیں ہیں جنہوں نے بغیر ڈویلپمنٹ کئے 20 فیصد رہن شدہ پلاٹس یعنی قبرستان، سکول، پارک اور ڈاک خانہ وغیرہ کے فروخت کر دیئے؟

(ہ) ان اداروں نے ایسی منظور شدہ اور غیر منظور شدہ سکیموں کے مالکان کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے؟

(و) مذکورہ بالا اداروں میں کیا نئی سرکاری ہاؤسنگ سکیمیں زیر غور ہیں۔ تفصیل بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 26 اگست 2013 تاریخ ترسیل 21 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) (1) لاہور ترقیاتی ادارہ لاہور

گذشتہ پانچ سالوں کے دوران ایل ڈی اے نے 29 پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری دی ہے لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(2) راولپنڈی ترقیاتی ادارہ راولپنڈی

آر ڈی اے نے گذشتہ پانچ سالوں میں 03 سکیموں کی حتمی منظوری دی ہے جن میں ممتاز سٹی، گلشن فاطمہ اور کامرز سکائی گارڈن شامل ہیں۔

(3) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ:۔

محکمہ جی ڈی اے نے پچھلے پانچ سالوں میں صرف ایک پرائیویٹ ہاؤسنگ اسکیم ،یونیورسٹی ٹاؤن، کے نام سے Sanction کی ہے۔

(4) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ فیصل آباد:۔

فیصل آباد ترقیاتی ادارہ نے پچھلے پانچ سال کے دوران کل آٹھ پرایئویٹ ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری دی ہے۔

(5) ملتان ترقیاتی ادارہ ملتان:۔

گذشتہ پانچ سالوں میں ملتان ترقیاتی ادارہ (ایم ڈی اے) نے تقریباً دس پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمیں منظور دی ہیں۔

(ب)(1) لاہور ترقیاتی ادارہ لاہور

غیر قانونی سکیموں کے بارے میں ایل ڈی اے اپنی حدود میں ان سکیموں کے خلاف کارروائی کر رہا ہے۔ مزید براں ایل ڈی اے نے ان غیر قانونی / غیر منظور شدہ سکیموں کے بارے میں عوام کو بذریعہ اشتہار مطلع کیا ہے تاکہ لوگ دھوکے میں نہ آئیں تاہم ایلیٹ ٹاؤن نے ایل ڈی اے کے اشتہار دینے کے خلاف ہائی کورٹ میں Stay حاصل کیا ہے۔ (تتمہ "ب") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(2) راولپنڈی ترقیاتی ادارہ راولپنڈی

گذشتہ پانچ سالوں میں منظور شدہ سکیموں میں سے کوئی ایسی سکیم نہیں جس نے منظوری کے بغیر اخبارات اور ٹی وی اشتہارات دیئے ہیں۔

(3) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ:۔

محکمہ جی ڈی اے کنٹرولڈ ایریا میں کسی بھی پرائیویٹ ہاؤسنگ اسکیم کی نہ تو اخبار میں اور نہ ہی کسی ٹی وی چینل پر تشہیر ہو رہی ہے۔

(4) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ فیصل آباد

فیصل آباد ترقیاتی ادارہ کی حدود میں اب تک کل 72 سکیمیں ادارہ کی منظوری کے بغیر بنی ہیں۔ ادارہ کی طرف سے ان ڈویلپر کو متعدد بار نوٹس جاری کئے گئے اور ان کے خلاف چالان مرتب کر کے سینئر سپیشل مجسٹریٹ FDA کی عدالت میں بھیجے گئے۔ ادارہ نے ان سکیموں کی خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کے خلاف اخبارات میں عوام کی آگاہی کے لئے وقتاً فوقتاً اشتہارات شائع کروائے۔ مزید ان سکیموں میں کروائے گئے ترقیاتی کام مثلاً چار دیواری گیٹ سائٹ آفس مسمار کر دیئے گئے اور اب ان سکیموں کی کسی بھی قسم کی ایڈورٹائزمنٹ کسی بھی میڈیا پر نہ ہو رہی ہے –

(5) ملتان ترقیاتی ادارہ ملتان:۔

اس وقت دو ایسی ہاؤسنگ سکیمیں ہیں جو ایم ڈی اے میں برائے منظوری پیش ہیں جن کے اشتہاری بورڈ کو ختم کر دیا گیا ہے

(ج)(1) لاہور ترقیاتی ادارہ لاہور

یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے کسی سکیم کی منظوری کے وقت پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز اینڈ لینڈ سب ڈویژن رولز 2010ء کے تحت ڈویلپمنٹ کی مد میں 20 فی صد پلاٹس رہن رکھتا ہے، جو ڈویلپمنٹ کے مکمل ہونے کی صورت میں ریلیزنگ الرہن (Release) کیے جاتے ہیں۔

(2) راولپنڈی ترقیاتی ادارہ راولپنڈی

جی ہاں

(3) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ:۔

جی ہاں منظور شدہ ہاؤسنگ اسکیم، یونیورسٹی ٹاؤن میں 20% پلاٹس بحق محکمہ ہذا رہن رکھے گئے ہیں–

(4) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ فیصل آباد:۔

کل منظور شدہ 8 سکیموں میں سے 4 کے 20% پلاٹس ایف ڈی اے کے نام ترقیاتی کاموں کی گارنٹی کے طور پر رہن ہوئے تھے جن میں سے 2 سکیموں کے مالکان نے ترقیاتی کام مکمل کرنے کے بعد ریلیز کروائے ہیں جبکہ بقیہ 4 سکیموں میں ترقیاتی کام مکمل ہیں جسکی رپورٹ چیف انجینئر نے موقع ملاحظہ کر کے دی ہے۔

(5) ملتان ترقیاتی ادارہ ملتان:۔

جی ہاں! ملتان ترقیاتی ادارہ سے جو بھی ہاؤسنگ سکیم پاس ہوتی ہے تو اس کے مالکان سے قانون کے مطابق 20 فیصد پلاٹ رہن رکھوائے جاتے ہیں اور قانون کے مطابق سکول، پارک، قبرستان اور پبلک بلڈنگ کے لئے رقبہ مختص کرایا جاتا ہے (د)

(1) لاہور ترقیاتی ادارہ لاہور

کوآپریٹو ہاؤسنگ سکیموں / سوسائٹیوں نے اپنے ممبران کو رہن شدہ پلاٹس ڈویلپمنٹ کام کی تکمیل کے بغیر الاٹ کیے ہیں یہ سکیمیں / سوسائٹیاں رجسٹرار کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ میں رجسٹرڈ شدہ ہوتی ہیں ان کوآپریٹو سوسائیٹوں / سکیموں کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے مزید براں ناز ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم کے مالک نے بھی ڈویلپمنٹ کا کام مکمل کے بغیر فروخت کر دیئے ہیں اس نے ڈویلپمنٹ کا کام 60% مکمل کیا ہے تاہم سکیم کے سپانسر کا انتقال ہو چکا ہے۔(تتمہ "ج") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(2) راولپنڈی ترقیاتی ادارہ راولپنڈی

جز الف میں متذکرہ منظور شدہ سکیموں میں سے کسی سکیم نے رہن شدہ رقبہ فروخت نہ کیا ہے–

(3) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ:۔

کوئی بھی نہیں ہے۔

(4) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ فیصل آباد:۔

منظور شدہ سکیموں میں کسی بھی سکیم میں رفاء عامہ کے لئے مختص پلاٹوں کو فروخت نہ کیا گیا ہے اور یہ تمام جگہیں موقع پر موجود ہیں اور ان میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہ کی گئی ہے۔

(5) ملتان ترقیاتی ادارہ ملتان:۔

گذشتہ پانچ سالوں میں ایسی کوئی ہاؤسنگ سکیم ایم ڈی اے کی حدود میں واقع نہ ہے جس نے رہن شدہ پلاٹس فروخت کر دیئے گے ہوں، اگر کوئی بھی رہن شدہ پلاٹ پر تعمیر کرتا ہے تو ایم ڈی اے اس پر فوراً کارروائی کر کے اس تعمیر کو گرا دیتا ہے

(ہ)(1) لاہور ترقیاتی ادارہ لاہور

غیر منظور شدہ سکیموں کے مالکان کے خلاف کارروائی کے بارے میں جز"ب"میں تفصیلاً جواب دیا گیا ہے تاہم ایل ڈی اے منظور منظور شدہ سکیموں میں بے قاعدگیوں کے بارے میں پہلے سے کارروائی کر رہا ہے اور انکے خلاف چالان کر کے جوڈیشل مجسٹریٹ ایل ڈی اے کو بھیجے گئے ہیں تاہم دوبارہ کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے اور مالکان کو شوکاز نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں اور ان کے جوابات کی روشنی میں مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(2) راولپنڈی ترقیاتی ادارہ راولپنڈی

جز(الف) میں متذکرہ منظور شدہ سکیموں میں سے کسی سکیم نے رہن شدہ رقبہ فروخت نہ کیا ہے۔ جب کہ غیر قانونی سکیموں کے خلاف قانونی کارروائی کی ہے۔ عوام الناس کی آگاہی کے لیے اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے ہیں۔

(3) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ:۔

محکمہ جی ڈی اے اپنے کنٹرولڈ ایریا میں غیر منظور شدہ اسکیموں کو بائی لاز کے مطابق نوٹسز جاری کئے ہیں۔ اس سلسلہ میں محکمہ جی ڈی اے نے عوام کی آگاہی کے لیے اخبارات میں اشتہارات تشہیر کروائے ہیں اور محکمہ ریونیو کو بھی لیٹر جاری کیا گیا ہے کہ غیر قانونی اسکیموں میں واقع رقبہ کی رجسٹریاں نہ کی جائیں نیز محکمہ واپڈا (گیپکو) کو بھی لیٹر جاری کیا گیا ہے کہ محکمہ جی ڈی اے سے این او سی کے بغیر کسی بھی ہاؤسنگ اسکیم میں کنکشن نہ دیا جائے۔ جناح سٹی ہاؤسنگ اسکیم کے مالک کے خلاف FIR بابت مارٹ گیج پلاٹس درج کروا رکھی ہے جس کی ضمانت ہائی کورٹ سے بھی منسوخ کروائی ہے۔

(4) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ فیصل آباد:۔

ادارہ نے ان غیر قانونی اسکیموں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کے چالان سینئر سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت کو بھجوائے۔ عوام الناس کو بذریعہ اخبارات مطلع کیا گیا کہ ان غیر قانونی اسکیموں میں پلاٹ نہ خریدیں۔

(5) ملتان ترقیاتی ادارہ ملتان:۔

اول تو یہ کہ ایسی کوئی ہاؤسنگ سکیم ایم ڈی اے کی حدود میں موجود نہ ہے اگر کوئی مالک ایسا کرتا ہے تو ایم ڈی اے قانون کے مطابق اس کو نوٹس دے کر گرائی کروا دیتا ہے اور ڈویلپر کے خلاف بھی قانونی کارروائی کرتا ہے۔

(و)(1) لاہور ترقیاتی ادارہ لاہور

ایل ڈی اے نے "ایل ڈی اے" کے نام سے ایک سرکاری ہاؤسنگ سکیم فیروزپور روڈ پر شروع کی ہے، جس کا نوٹیفکیشن بھی ایل ڈی اے نے کیا ہے جو پنجاب گزٹ نوٹیفکیشن میں چھپ چکا ہے۔اس کے علاوہ ریور راوی فرنٹ اربن ڈویلپمنٹ بھی زیر غور ہے

(2) راولپنڈی ترقیاتی ادارہ

آر ڈی اے اپنے کنٹرولڈ علاقہ میں LAND SHARING FORMULA کے تحت آر ڈی اے وزٹا کے نام سے سکیم بنانے کے لیے مقامی زمین مالکان سے مذاکرات کر رہا ہے -کیونکہ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894ء کے مطابق RDA COMPULSORY زمین ایکوائر نہیں کر سکتا جبکہ مارکیٹ قیمت میں زمین لینے کے لیے RDA کے پاس فنڈ نہ ہیں تاحال کسی سکیم پر کام نہ ہو رہا ہے۔

(3) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ:۔

جی ہاں! جی ڈی اے نے ایک ہاؤسنگ اسکیم، جی ڈی اے، کے نام سے تجویز کی ہے اس ضمن میں پنجاب ڈویلپمنٹ آف سیٹیز ایکٹ مجریہ 1976 کے سیکشن 7(XIV) کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے اسکیم بنانے کی منظوری حاصل کرنے کے لیے گورنمنٹ کو، سمری، ارسال کر دی گئے ہے۔

(4) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ فیصل آباد:۔

ایف ڈی اے کی طرف سے شہر میں بنائی گئی سکیم ایف ڈی اے سٹی کا توسیع منصوبہ زیر کارروائی ہے جو کہ 1200 ایکڑ پر مشتمل ہے۔

(5) ملتان ترقیاتی ادارہ ملتان:۔

جی ہاں! ملتان ترقیاتی ادارہ میں اس وقت نئی سرکاری ہاؤسنگ سکیموں کا منصوبہ زیر غور ہے جو کہ ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ایم ڈی اے فاطمہ جناح ایکسٹینشن اور علامہ اقبال ہاؤسنگ سکیم کے نام سے لانچ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور ایک ہاؤسنگ سکیم ایم ڈی اے ایونیو جائنٹ وینچر پر لانچ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جن پر ابھی کام زیر غور ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب)</u>

<u>ٹوبہ ٹیک سنگھ -فراہمی آب کے سکیم سے متعلقہ تفصیلات</u>

*2193: <u>جناب امجد علی جاوید</u>: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کے لئے حکومت نے بھاری لاگت کی واٹر سپلائی سکیم بنانے کی منظوری دی تھی ؟

(ب) اس واٹر سپلائی کی کل لاگت کتنی تھی نظرثانی شدہ تخمینہ میں اس سکیم کی لاگت کتنی ہو چکی ہے اور اس کی لاگت میں کتنا اضافہ ہوا ہے ؟

(ج) اس قومی نقصان کا ذمہ دار کون ہے اور کیا حکومت ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک ؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ میں فراہمی آب کے لئے جو پائپ اس محکمہ کے سیکرٹری (حکومت پنجاب) استعمال کرنے پر بضد ہے اس پائپ کے استعمال پر مضر صحت ہونے کی وجہ سے دیگر تینوں صوبوں میں پابندی عائد ہے اور مذکورہ بالا پائپ صرف سیوریج کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے ؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پائپ کی نسبت فراہمی آب کے لئے تجویز کردہ پلاسٹک پائپ کی قیمت تین گنا زیادہ ہے ؟

(و) اگر درج بالا جزو کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کم قیمت کے پلاسٹک پائپ کی بجائے ازبستاس (سیمنٹ والا) پائپ ہی استعمال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں ؟

(تاریخ وصولی 28 اگست 2013 تاریخ ترسیل 25 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ حکومت نے بھاری لاگت کی واٹر سپلائی سکیم بنانے کی منظوری دی تھی۔

(ب) سکیم کی انتظامی منظوری دسمبر 2010 کو 815.984 ملین روپے کی ہوئی اور سکیم کی نظر ثانی شدہ انتظامی منظوری 820.700 ملین روپے اپریل 2014 کو ہوئی۔ اضافہ صرف 4.716 ملین روپے کا ہے۔

(ج) سکیم ہذا تقریباً اپنی اصلی لاگت میں ہی مکمل ہو گی اور اس میں قومی نقصان نہ ہے۔ تاہم سکیم کی تکمیل میں تاخیر ہونے پر انکوائری ہوئی جس میں فیلڈ افسران ذمہ دار نہ پائے گئے کیونکہ DADEX کمپنی نے پائپ کی قیمت بہت زیادہ بڑھا دی تھی اور بعد میں فیکٹری بند کر دی تھی۔

(د) درست نہ ہے۔ محکمہ کے سیکرٹری AC پائپ لگوانے پر بضد نہ تھے۔ باقی تین صوبوں کا علم نہ ہے۔ تاہم AC پائپ HUD & PHE ڈیپارٹمنٹ سے منظور شدہ ہے اور واٹر سپلائی سکیموں میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ مذکورہ پائپ مختلف Specifications کے ساتھ Sewerage کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔ تجویز کردہ پائپ GRP پائپ ہے نہ کہ پلاسٹک پائپ۔ تجویز کردہ GRP پائپ کی قیمت پہلے سے منظور شدہ AC پائپ کی قیمت کے برابر ہے۔

(و) نہیں۔ جواب اثبات میں نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 24 مارچ 2014)

لاہور | رائے ممتاز حسین بابر

مورخہ 22 فروری 2015 | سیکرٹری